مسلک اہلبیت
ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

فہرست مضامین

تقریظ

از

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا

مفتی غلام رسول قاسمی مدظلہ العالی

(سرگودھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ امابعد!

حضور پرنور، نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ نے نجات پانے والا گروہ صرف اہل سنت و جماعت کو قرار دیا ہے مثلاً ما انا علیہ و اصحابی، وھی الجماعۃ۔ باقی تمام فرقوں کو ناری اور جہنمی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا: کلھم فی النار۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۵)

جسے حضور اکرم ﷺ نے جہنمی قرار دیا ہو، اس کے ساتھ "کچھ لو اور کچھ دو" کی پالیسی پر عمل کرنا "جنت لو اور جہنم دو" کے مترادف ہے۔

ظ... نبی کریم ﷺ انہیں جہنمی قرار دے چکے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۸۹)

ظ... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان پر لعنت بھیج چکے اللھم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا غال۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۰۷)

ظ... حضور سیدنا غوث اعظم قدس سرہ شیعہ کے بارے میں لکھ چکے تبا لھم الی آخر الدھر۔ اللہ انہیں ہمیشہ برباد کرے۔ (غنیۃ الطالبین جزء اول ص ۹، المنسوب الیہ)

ظ... سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرما چکے: تمام بدعتی فرقوں میں سب سے برا وہ فرقہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرماتا ہے (مکتوبات، دفتر اوّل مکتوب ۵۴)

ظ... امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ان کی تکفیر کر چکے۔ (رد الرفضہ وغیرہ)

ظ... تمام تر صوفیہ اور مشائخ ان کی تردید کرتے رہے اور بعض نے ان کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں۔

نبی کریم ﷺ نے علماء کو اس فرقے کی تردید پر ابھارا اور فرمایا: اذا ظھر الفتن و سب اصحابی فلیظھر العالم علمہٗ جب فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالیاں دی جائیں تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۳)

آج کل بعض پھرے ہوئے دماغ، دینی غیرت کے جنازے کو "لبرل ازم اور وسعت قلبی" قرار دے رہے ہیں جس سے گزشتہ پوری امت کی تضلیل و تفسیق اور تنگ نظری لازم آرہی ہے، علماء نے لکھا ہے کہ ایسا مؤقف کفر ہے جس سے امت کی تضلیل و تفسیق لازم آئے۔ (الشفا ج ۲ ص ۲۴۷)

وہابیہ نے (بزعم خود) روافض کی تردید کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ سُنی، روافض کی تردید میں کوتاہ بلکہ ان کے ہم خیال ہیں۔

لہذا ہر جہت اور ہر لحاظ سے اہل سنّت پر لازم ہے کہ روافض کی تردید بالکل اسی طرح

کریں جس طرح خوارج کی تردید کرتے ہیں، موٹے موٹے اور اہم فرقے تین ہیں، خوارج، روافض، اور اہل سنت، سنت نام ہے اس اعتدال کا جو خارجیت اور رافضیت کے درمیان ہے۔

اللہ کریم جل مجدہٗ ابوالحقائق حضرت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب مدظلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے سُنی مذہب کی مکمل تائید روافض ہی کی کتب سے لفظ بہ لفظ ثابت کر دکھائی ہے۔ یہ سنیوں کی مختصر ترین پاکٹ بک ہے، جس میں سب کچھ رکھ دیا گیا ہے۔ فقیر نے آپ کی متعدد کتب کا مطالعہ کیا ہے مضبوط اور تحقیقی بات کرنے کے عادی ہیں اور دینی غیرت اور حمیت سے لبریز ہیں اور اسی چیز کی آج کل اہلسنّت کو ضرورت ہے۔

اللہ کریم حضرت کے علم وعمل میں مزید برکت پیدا فرمائے اور دینی خدمت کو شرف قبول سے نوازے۔ آمین

فقیر غلام رسول قاسمی

۱۴ ذوالحج ۱۴۳۰ھ۔ بمطابق ۲ دسمبر ۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقانیت اہلسنّت

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ تمام فرقے ہلاکت کے دہانے پر ہیں جبکہ نجات پانے والے لوگ صرف اور صرف اہلسنّت و جماعت ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

ب......شیعی پیشوا ابن بابویہ قمی حدیث نبوی نقل کرتے ہیں:

"ان امتی ستفترق علی اثنین و سبعین فرقة یهلک احدی و سبعون یتخلص فرقة قالوا یارسول اللہ ﷺ من تلک قال الجماعة الجماعة الجماعة"۔ (کتاب الخصال ج ۲ ص ۱۴۹، مطبوعہ ایران)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اکہتر فرقے ہلاک (جہنمی) ہوں گے اور ایک جماعت نجات پائے (جنتی ہوگی) گی، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ فرقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ جماعت ہے، جماعت ہے، جماعت ہے۔

ب......سیدنا امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسی بات کو اپنے خطبہ میں فرمایا:

سیهلک فی صنفان محب مفرط یذهب به الحب الی غیر الحق و مبغض مفرط یذهب به البعض الی غیر الحق، و خیر الناس فیّ حالاً النمط

الاوسط والزموه والزموا السواد الاعظم فان یداللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب الا من دعا الی ھذا الشعار فاقتلوہ ولو کان تحت عمامتی ھذہ۔(نہج البلاغہ ص ۳۶۵ خطبہ نمبر ۱۲۵)

عنقریب میرے متعلق دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ایک محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا اسے غلو محبت حق کے خلاف لے جائے گا۔دوسرا گروہ وہ میرے بارے میں بغض وعناد میں حد سے بڑھنے والا کہ اس کا بغض اسے حق کے خلاف لے جائے گا۔اور میرے باب میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو اعتدال پر ہوں گے تو تم بھی درمیانی راہ کو لازم پکڑو،اور السواد الاعظم کے ساتھ رہو،بیشک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے،خبردار جماعت سے جدا نہ ہونا،پس جو جماعت سے الگ ہوجاتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے جیسے گلے سے جدا ہونے والی بکری بھیڑئے کا لقمہ بنتی ہے۔خبردار ہوجاؤ!جو ان باتوں کی طرف بلائے اسے قتل کردو،خواہ وہ میرے عمامہ کے نیچے ہو۔

ب......ارشاد نبوی ہے جو حب اہلبیت پر فوت ہوا وہ (اہل) سنت وجماعت پر فوت ہوا۔

(جامع الاخبار ص ۱۸۹،کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۰۷)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

انا واللہ اھل السنۃ والجماعۃ (رسالہ تبراء ص ۱۵،مطبوعہ یوسفی دہلی)

اللہ کی قسم بلاشبہ ہم سب اہلسنّت وجماعت ہیں۔

ب......شیعہ مذہب کی مستند کتاب "جامع الاخبار" میں ایک طویل حدیث قدسی نقل کی گئی

ہے، اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو اہلسنّت و جماعت کے لیے خوشخبری سنائی گئی کہ:

لیس علی من مات علی السنۃ و الجماعۃ عذاب القبر و لا شدۃ یوم القیامۃ یا محمد من احب الجماعۃ احبہ اللہ و الملائکۃ اجمعین۔

(جامع الاخبار ص ۱۰۶ فصل سی و ششم فارسی)

ترجمہ: جو شخص مذہب اہلسنّت و جماعت پر مرے گا اسے نہ قبر میں عذاب ہوگا اور نہ روز قیامت کی سختی، اے محمد ﷺ جو اس جماعت سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس سے محبت کریں گے۔

ب...... حضرت علی بصرہ میں ایک خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے اُٹھ کر آپ سے پوچھا ''اے امیر المؤمنین! اہل جماعت' اہل تفریق، اہل بدعت اور اہلسنّت کون کون ہیں؟'' آپ نے فرمایا تیرا برا ہو، اچھا اگر تو دریافت کر ہی بیٹھا ہے تو سن! لیکن میرے بعد کسی دوسرے سے نہ پوچھنا، آپ نے فرمایا ''اہل (سنت و) جماعت میں اور میرے متبعین ہیں، اگرچہ وہ تھوڑے ہی ہوں اور یہ حق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے امر سے ہے، اہل تفریق میرے اور میرے متبعین کے مخالف ہیں اگرچہ ان کی کثرت ہی ہو اور اہلسنّت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لیے مقرر کئے گئے ہیں۔

(احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۳۹۵، ۳۹۴، ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف)

اصلی کلمہ

شیعہ حضرات عام طور پر جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ اہل بیت سے قطعاً ثابت نہیں، جبکہ

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مجھے حدود ایمان بتائیں تو آپ نے فرمایا:

شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و الاقرار بما جآء بہ من عند اللہ و صلوۃ الخمس و اداء الزکوٰۃ و صوم شہر رمضان و حج البیت۔

(اصول کافی ج ۲ ص ۱۸، الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۳۰ و مثلہٗ ص ۴۶ و فی ج ۲ ص ۴۵)

یعنی یہ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آپ جو کچھ اللہ کی طرف سے لائے اس کا اقرار کرنا، پانچ نمازیں پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج ادا کرنا۔

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے اس کے انتقال کے وقت ملک الموت اس سے شیطان کو دفع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اسے یہ کلمہ تلقین کرتا ہے لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۸۲، فی غسل المیت)

ب...... آپ نے مزید فرمایا کہ موت کے وقت شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ دین کے متعلق شکوک پیدا کرے، لہذا تم فوت ہونے والے کو یہ کلمہ تلقین کرو!

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۷۹)

ب...... حضرت امام ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جس نے اشهد ان لا اله الاالله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله، کہا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھتا ہے"۔(الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۵۱۱)

ب......حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے تو لوگوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ایلچی ہوں، آپ کے لیے دو ہی باتیں ہیں □ یا تو کہہ دو لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله یا میں تمہیں تلوار سے سیدھا کردوں گا"۔(ارشاد مفید ص ۶۰)

ب......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اے اللہ کریم! اگر تو نے مجھے دوزخ میں جانے کا حکم دیا تو میں اہل دوزخ کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا تھا"۔

(حلیۃ الابرار ج ۲ ص ۱۴۱، باب سوم)

ب......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے حضرت حمزہ، حضرت جعفر طیار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے اسلام میں داخل کرنے کے لیے کیا پڑھائیں گے تو تینوں نے فرمایا کہ تجھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھائیں گے، جب میں آپ کی بارگاہ میں گیا تو آپ نے یہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھایا۔

(فروع کافی ج ۸ ص ۲۹۸، کتاب الروضہ، حیات القلوب ج ۲ ص ۱۱۳۲، باب ششم)

ب......حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابو بکر صدیق۔(احتجاج طبرسی ج۱ ص ۳۶۵)

ب......ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا"اگر صلح صفائی کے طور پر تو آیا ہے تو میں ہاتھ روک لیتا ہوں اور اگر جنگ کے ارادے سے آیا ہے تو میں ابھی تیرا کام تمام کئے دیتا ہوں" عمر کہنے لگے میں مسلمان ہو گیا ہوں، آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو جب عمر نے کلمہ پڑھا تو حضور ﷺ نے تکبیر کہی، صحابہ کرام نے انتہائی خوشی اور مسرت میں آکر اتنے زور سے تکبیر کہی کہ قریش کی مجلسوں تک اس کی آواز سنائی دی۔(تاریخ روضۃ الصفاء ج۲ ص ۲۸۴)

فائدہ:اصلی کلمہ کے مزید دلائل: مجالس المؤمنین ج۱ ص ۲۰، ج۲ ص ۲۰۸، توضیح المسائل ص ۲۲، کشف الغمہ ج۱ ص ۲۹۵، حیات القلوب ج۳ ص ۱۰۴، ج۲ ص ۲۴۷، ۱۳۱، ۱۲۹، ۱۸۲، من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ ص ۱۱۱، تذکرۃ الائمہ ص ۹، ۱۱، الشافی ج۲ ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۷، ۴۳، ۵۰)

وضوء کا طریقہ اور وضو میں پاؤں دھونا

اہل تشیع وضو میں پاؤں کا مسح کرتے ہیں جبکہ یہ اہل بیت کے خلاف ہے۔ملاحظہ ہو!

ب......حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا"میں ایک دفعہ بیٹھا وضو کر رہا تھا کہ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے ابھی میں نے وضو شروع ہی کیا تھا تو آپ نے فرمایا! کلی کرو اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرو، پھر میں نے تین مرتبہ منہ دھویا اس پر آپ نے فرمایا: دو دفعہ ہی کافی تھا پھر میں نے اپنے دونوں بازو دھوئے اور اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا، آپ نے فرمایا ایک دفعہ ہی کافی تھا۔پھر میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے، آپ نے فرمایا! اے علی انگلیوں کے درمیاں خلال کرو، اللہ تمہیں آگ کے خلال سے بچائے"

(الاستبصار ج ۱ ص ۶۵، تہذیب الاحکام ج ۱ ص ۹۳)

ب...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو وضو کرایا تو "غسلت رجلیہ" انہوں نے حضور ﷺ کے پاؤں دھوئے۔ (امالی لابی جعفر الطوسی ج ۱ ص ۳۸۰)

ب...... ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر بھول کر منہ دھونے سے قبل اپنے بازو دھولے تو منہ کو دھو و پھر اس کے بعد بازوؤں کو دھو و پھر اگر بھول کر دونوں بازوؤں میں سے بایاں بازو پہلے دھو بیٹھو تو پھر بھی دایاں بازو دھوو، اور اس کے بعد بایاں پھر سے دھوو، اور اگر بھولے سے سر کا مسح کرنے سے پہلے تو نے پاؤں دھو لیے تو پہلے مسح کر پھر پاؤں کو دوبارہ دھوو۔

(تہذیب الاحکام ج ۱ ص ۹۹، الاستبصار ج ۱ ص ۷۴)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے عمار بن موسیٰ نے ایسے شخص کے متعلق روایت کی کہ جس نے وضو مکمل کیا لیکن پاؤں نہ دھوئے، پھر پانی میں دونوں پاؤں کو اس نے اچھی طرح ڈبویا (تو کیا اس کا وضو مکمل ہو گیا یا پاؤں دھونے کی ضرورت ہے؟) فرمایا "اس کا پاؤں کو پانی میں ڈبونا دھونے کا بدلہ بن گیا۔ (تہذیب الاحکام ج ۱ ص ۶۶)

اذان

شیعہ حضرات کی موجودہ اذان اہل بیت کی اذان کے خلاف ہے ملاحظہ ہو!

ب...... جناب موسیٰ بن جعفر اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اذان کی تفسیر میں حدیث بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

اللہ اکبر (چار مرتبہ) اشھدان لا الہ الا اللہ (دو مرتبہ) اشھدان محمد ا رسو ل اللہ

(دو مرتبہ) حی علی الصلوٰۃ (دو مرتبہ) حی علی الفلاح (دو مرتبہ) اللہ اکبر (دو مرتبہ) لا الہ الا اللہ (ایک مرتبہ)

ملاحظہ ہو! (وسائل الشیعہ ج ۴ ص ۶۴۷، من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۸۸)

ب...... شیعہ مصنف نے لکھا ہے: صحیح اور کامل اذان وہی ہے جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اسی کتاب میں روایت کی گئی ہے، نہ اس میں زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ان الفاظ سے کم، جو اس میں مذکور ہوئے۔ "مفوّضہ" نامی گروہ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے بہت سی من گھڑت باتیں بنائیں اور ان من گھڑت باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے اذان میں "محمد و الہ خیر البریہ" کے الفاظ بڑھا دیئے۔ انہی کی کچھ دوسری من گھڑت روایات میں یہ بھی ہے کہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کے الفاظ کے دو مرتبہ مؤذن یہ بھی کہے "اشھد ان علیا ولی اللہ" ان میں سے ہی بعض نے مذکورہ الفاظ کی جگہ یہ الفاظ کہنے کو لکھا "اشھد ان علیا امیر المؤمنین حقا" یہ باتیں حقائق پر مبنی ہیں کہ حضرت علی "ولی اللہ" ہیں، آپ "امیر المؤمنین" بالحق ہیں اور حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل "خیر البریہ" ہیں لیکن اس حقیقت کے ہوتے ہوئے یہ الفاظ ہرگز ہرگز اذان میں داخل نہیں ہیں"۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۹۳، ج ۱ ص ۱۸۸)

اوقاتِ نماز

شیعہ حضرات کے اوقات نماز اہل بیت کے اوقات کے خلاف ہیں۔ دیکھئے!

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے معاویہ بن وہب روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا "جبرئیل علیہ السلام ایک دن حضور ﷺ کے پاس نماز کے اوقات لے کر حاضر

ہوئے۔ جب زوال شمس ہوا تو آ کر کہا ''حضور! نماز ظہر ادا کیجیئے'' آپ نے ظہر ادا فرمائی پھر جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل بڑھ گیا تو جبرئیل دوبارہ آئے اور آپ سے نماز عصر پڑھنے کو کہا آپ نے عصر ادا فرمائی، پھر غروب آفتاب کے بعد حاضر ہو کر آپ سے نماز مغرب ادا کرنے کو کہا، آپ نے مغرب ادا فرمائی، پھر شفق ختم ہونے پر حاضر ہو کر نماز عشاء پڑھنے کو کہا، آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی، پھر صبح صادق ہونے پر حاضر ہوئے اور نماز فجر پڑھنے کو کہا، آپ نے وہ بھی ادا فرمائی پھر جبرئیل دوسرے دن آئے اور اس وقت ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا، جبرئیل نے آپ کو نماز ظہر ادا کرنے کو کہا آپ نے نماز ادا فرمائی، پھر دو مثل سایہ پڑنے پر حاضر ہو کر آپ کو نماز عصر پڑھنے کو کہا آپ نے اس وقت عصر ادا فرمائی۔ (وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۱۱۵)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جب تیرا سایہ تیری ایک مثل ہو جائے تو ظہر پڑھ اور جب تیرا سایہ تیری دو مثل ہو جائے پھر نماز عصر ادا کر۔

(فقہ امام جعفر صادق ج ۱ ص ۱۳۵)

ب...... ابراہیم کرخی کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم سے پوچھا حضور! ظہر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ فرمانے لگے جب زوال شمس ہو جائے، میں نے پھر پوچھا کہ اس کا آخری وقت کیا ہے؟ فرمانے لگے ''جب سورج کو ڈھلے ہوئے اتنا وقت ہو جائے کہ چار قدم سایہ لمبا ہو جائے' ظہر کا وقت دوسری نمازوں کی طرح لمبا چوڑا نہیں ہوتا''۔ میں نے پوچھا وقت عصر کب شروع ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ظہر کا آخری وقت عصر کا ابتدائی وقت ہے۔ (تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۶)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جس نے مغرب کی نماز افضلیت

حاصل کرنے کی غرض سے مؤخر کر کے (لیٹ) پڑھی وہ ملعون ہے، وہ ملعون ہے"۔(وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۱۳۷)

نماز میں التحیات پڑھنا

اہل تشیع نماز میں بحالت قعدہ "التحیات للہ و الصلوات و الطیبات" کو درست نہیں مانتے جبکہ اہل بیت پاک رضی اللہ عنہ اس کے قائل و عامل رہے ہیں۔

ـ...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے "التحیات للہ و الصلوات و الطیبات" کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ کلمات کیسے ہیں؟ فرمایا "یہ دعاؤں میں سے دعا ہے اور ان کی ادیگی کے ذریعے بندہ اپنے پروردگار کی بے پایاں عنایات اور خوشنودیوں کا طالب ہوتا ہے"۔(الاستبصار ۱ / ۲۴۲)

ـ...... حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے زرارہ کو فرمایا کہ تشہد کے دوران یہ کلمات پڑھو: بسم اللہ و باللہ والحمد للہ و الاسمآء الحسنیٰ کلھا للہ و اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له واشھد ان محمد ا عبده ورسوله ارسله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله ولو کره المشرکون التحیات للہ والصلوات والطیبات الطاھرات... الخ

(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۲۰۹)

ـ...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کلمہ شہادت کے بعد التحیات للہ و الصلوات...... الخ کی تلقین فرمائی اور بار بار پوچھنے کے باوجود یہی الفاظ دہراتے تھے۔(رجال کشی ج ۱ ص ۳۷۹)

نماز جنازہ کی تکبیریں

اہل تشیع کے نزدیک پانچ تکبیریں نماز جنازہ میں ضروری ہیں جبکہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کے خلاف ہیں۔ ملاحظہ ہو!

......امام محمد باقر ؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز جنازہ کی تکبیروں کی تعداد مقرر ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا "نہیں، رسول اللہ ﷺ نے گیارہ، نو، سات، پانچ، چھ اور چار تکبیریں کہیں" (تہذیب الاحکام ج ۳ ص ۳۱۶)

......حضرت امام باقر ؓ فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت علی ؓ جنازہ پڑھتے وقت پانچ اور چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (قرب الاسناد ج ۲ ص ۲۰۹)

......حضرت امام جعفر صادق ؓ فرماتے ہیں کہ پہلے نبی کریم ﷺ جنازہ پر پانچ تکبیریں کہتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو منافقین پر نماز جنازہ ادا کرنے سے منع فردیا تو آپ جنازہ پر چار تکبیریں کہتے تھے۔

(فروع کافی ج ۱ ص ۹۵، تہذیب الاحکام ص ۱۷۷، لعلل والشرائع ص ۳۰۳)

معلوم ہوا کہ باقی تکبیریں منسوخ ہیں، لہٰذا جنازہ میں صرف چار تکبیریں کہنی چاہییں

......حضرت امام جعفر صادق ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نماز جنازہ میں صرف تکبیر اولیٰ (پہلی تکبیر) کے وقت ہاتھوں کو اُٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد نہیں اُٹھاتے تھے۔ (وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۷۸۶)

......حضور ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس میں صرف چار تکبیریں کہی تھیں

(ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۲۵۴)

نماز تراویح

اہل تشیع نماز تراویح کے خلاف ہیں اور اسے فاروقی بدعت قرار دیتے ہیں جبکہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم نماز تراویح کے قائل اور اس پر عامل رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

ب...... بہت سے راویوں نے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رمضان المبارک کی ایک رات حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گھر سے باہر تشریف فرما ہوئے، آپ نے دیکھا کہ مسجد میں چراغ جل رہے ہیں اور مسلمان باجماعت نماز (تراویح) میں مشغول ہیں، یہ دیکھ کر آپ نے دعا فرمائی ''اے اللہ! عمر بن الخطاب کی قبر کو منور فرما جس طرح اس نے ہماری مسجدوں کو منور کر دیا''۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۹۸ لابن ابی حدید)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں ہر رات نوافل کی کثرت فرماتے تھے اور روزانہ معمول کے سوا بیس رکعت نوافل کا اضافہ کرتے اور دوسروں کو بھی حکم دیتے تھے۔ (تہذیب الاحکام ص ۱۳۰، الاستبصار ج ۱ ص ۴۶۲ طبع ایران، ج ۱ ص ۲۳۱ طبع نولکشور، من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۸۸، فروع کافی ج ۴ ص ۱۵۴)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مہینہ میں اپنی نماز کو بڑھا دیتے تھے، عشاء کی نماز کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوتے لوگ پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے، اسی طرح کچھ وقفہ کیا جاتا پھر اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام لوگوں کو نماز (تراویح) پڑھاتے۔

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۹۶ طبع نولکشور، ج ۴ ص ۱۵۴ طبع

ایران)

عظمتِ صحابہ کرام

ب... مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو میں نے دیکھا ہے۔ تم میں سے کسی کو بھی ان کے مشابہ نہیں پاتا، وہ تمام شب مسجدوں اور نماز میں گزرتے، صبح کو اس حالت میں ہوتے کہ ان کے بال پریشان اور غبار آلود ہوتے، ان کا آرام و سکون پیشانیوں اور رخساروں پر طویل سجدوں سے ہوتا تھا۔ وہ اپنی عاقبت کی یاد سے دہکتے کوئلے کے مانند بھڑک اٹھتے تھے، کثرت سجود اور طول سجدہ کی وجہ سے ان کے ماتھے دنبوں کے گھٹنوں کی طرح ہو گئے تھے، اللہ کا نام جب ان کے سامنے لیا جاتا تو وہ اشک بار ہو جاتے، آنسو بہہ پڑتے، ان کے گریبان بھیگ جاتے، اور عذاب الٰہی کے خوف اور ثواب کی امید میں اس طرح کانپتے جس طرح سخت آندھی میں درخت کانپتا ہے۔

(نہج البلاغہ ص ۳۵۵ (مترجم) خطبہ نمبر ۹۶، نیرنگ فصاحت ص ۱۰۵)

ب...... مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں السابقون الاولون صحابہ کی شان یوں بیان کی:

فاز اهل السبق بسبقتهم و ذهب المهاجرون الاولون بفضلهم۔

(نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۱۷، نیرنگ فصاحت ص)

ترجمہ: (اسلام اور اعمال صالحہ میں) سبقت کرنے والے اپنی سبقت کے ساتھ فائز المرام ہوئے اور مہاجرین اولین اپنے فضل و کمال کے ساتھ گذر چکے۔

ـــ...... حضرت اسداللہ الغالب، امام المشارق والمغارب علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی مقدس ہستیوں کو اپنے ایک اور خطبہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ متقی پرہیزگار وہی لوگ تھے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں سمیٹ کر گزر چکے ہیں۔ وہ لوگ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک ہوئے، لیکن اہل دنیا ان کی آخرت میں ان کے ساتھ شریک نہ ہو سکے، وہ مقدس ہستیاں دنیا میں یوں سکونت پذیر رہیں جیسے رہنے کا حق تھا۔ اور دنیا کی نعمتوں سے انہوں نے کھایا جیسا حق تھا، اور دنیا کی ہر اس نعمت سے ان ہستیوں نے حصہ پایا، جس سے دنیا کے بڑے بڑے متکبرین نے حصہ پایا، اور دنیوی مال و دولت، جاہ و حشمت جس قدر بڑے بڑے جابرین متکبرین نے لیا، اسی قدر انہوں نے بھی لیا، پھر یہ ہستیاں صرف زاد آخرت لے کر، اور آخرت میں نفع بخش تجارت کو ہمراہ رکھ کر دنیا سے بے رغبت ہوگئیں۔ یہ لوگ دنیا کی بے رغبتی کی لذت کو اپنی دنیا میں حاصل کر چکے تھے کہ کل اللہ سے آخرت میں ملنے والے ہیں، یہ وہ حضرات تھے جن کی کوئی دعا نامنظور نہیں ہوتی تھی، اور ان کی آخرت کا حصہ دنیوی لذتوں کی وجہ سے کم نہیں ہوگا۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۷)

ـــ...... آپ نے مزید فرمایا: میں تمہیں اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے آپ کے بعد کوئی کام خلاف اسلام نہیں کیا اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو دوست بنایا اور نہ پناہ دی، رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے متعلق یہی وصیت فرمائی ہے۔ (الامالی ج ۲ ص ۳۶ لابی جعفر الطوسی)

ـــ...... یہ بات بحار الانوار ج ۲۲ ص ۲۰۶ پر بھی موجود ہے۔

ـــ...... حضرت امام حسن عسکری فرماتے ہیں "اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

فرمایا: اصحاب محمد کو دیگر انبیاء علیہم السلام کے اصحاب پر ویسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی محمد ﷺ کو تمام رسولوں پر"۔ (آثار حیدری ترجمہ تفسیر حسن عسکری ص ۲۷)

ٮ...... حضور ﷺ نے فرمایا "جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کرو اور جس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی وہ کافر ہو گیا"۔ (جامع الاخبار ص ۱۸۳ فصل ۱۲۵)

ٮ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر کسی امر میں میری حدیث موجود نہ ہو تو پھر جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم فیصلہ دیں وہی مانو، کیونکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کر لو گے ہدایت پا لو گے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے"۔

(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۰۷، معانی الاخبار ص ۱۵۶، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۱۰۰، عیون الاخبار ج ۲ ص ۸۵، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۰۵)

ٮ...... حضور ﷺ نے فرمایا "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری ڈھال ہیں، ان کے عیب چھپاؤ اور خوبی بیان کرو"۔ (بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۱۲، امالی ص ۱۶۰ لابی جعفر طوسی)

ٮ...... جس نے مجھے گالی دی وہ بھی کافر ہے اور جس نے میرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو گالی وہ بھی کافر ہے اور جو انہیں گالی دے اسے کوڑے لگاؤ۔ (جامع الاخبار ص ۱۸۲ فصل ۱۲۵)

ٮ...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه۔

ترجمہ: مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنے والے اور ان لوگوں سے جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی، خدا راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہوئے۔ حضرت صادق علیہ

السلام نے فرمایا کہ خدا نے درجہ ایمان کے مطابق ان لوگوں کا پہلے ذکر کیا جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی۔ پھر دوسرے درجہ میں انصار کا ذکر کیا، جنہوں نے مہاجرین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی تھی، پھر تیسرے درجہ میں ان تابعین کا نیکی کے ساتھ ذکر فرمایا، غرض ہر گروہ کو اس درجہ اور منزلت میں قرار دیا جو ان کے لیے اس کے نزدیک ہے۔ (حیات القلوب اردو ج ۲ ص 915 مطبوعہ لاہور)

ب...... نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین وانصار کے لیے یہ دعا فرمائی:

لاعیش الاّعیش الاخرۃ اللھم ارحم الانصار والمھاجرۃ۔

(مناقب آل ابی طالب ج ا ص ۱۸۵، مطبوعہ ایران)

نہیں بہتر زندگی مگر آخرت کی زندگی، اے اللہ! انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

ب......اب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک اور خطبہ درج کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے صحابہ کبار علیہم الرضوان کی تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے اور اس خطبہ کا ترجمہ شیعی مترجم ذاکر حسین کے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

این اخوانی الذین رکبو الطریق ومضوا علی الحق این عمار واین ابن النہیان واین ذوالشہادتین واین نظراۤء ھم من اخوانھم الذین تعاقدوا علی المنیۃ وابردبرءوسھم الی الفجرۃ قال ثم ضرب یدہ علی لحیتہ الشریفۃ الکریمۃ فاطال البکاء ثم قال علیہ السلام اَوّہ علی اخوانی الذین قرؤا القراٰن فاحکموہ وتدبروا الفرض فاقاموہ احیوا السنّۃ واما توا البدعۃ اذادعوا للجھاد فاجابوا وثقوا بالقدائد فاتبعوہ۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۸۱)

کہاں ہیں وہ میرے بھائی جو راہ خدا میں سوار ہوئے تھے۔ اور اسی اعتقاد حقہ پر

گزر گئے، کہاں ہے عمار، کدھر ہے ابن التیہان، کس طرف ہے ذوالشہادتین، کہاں ہیں ان کی مثالیں اور کس طرف ہیں ان کے دینی بھائی جو خدا کی راہ میں مرنے کی قسمیں کھائے ہوئے تھے۔ اور جن کے سر فاسق و فاجر شامیوں کی طرف بھیجے گئے، راوی کہتا ہے۔ کہ یہ فرما کر حضرت (علی) نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا، بہت دیر تک روتے رہے، پھر فرمایا آہ! وہ میرے دینی بھائی جو قرآن کی تلاوت کرتے تھے، وہ امور واجبات میں تفکر سے کام لیتے ہوئے انہیں قائم کرتے تھے، وہ سنت پیغمبر کو جلاتے تھے، وہ بدعتوں کو دور کرتے تھے، جب انہیں جہاد کی طرف بلایا جاتا تھا، تو نہایت خوشی سے قبول کرتے تھے، اپنے پیشوا پر بھروسہ رکھتے تھے اس کے اوامر و نواہی کی اطاعت کرتے تھے۔

ٓ...... اسی طرح کا مضمون نیرنگ فصاحت ص ۱۳۵ پر بھی موجود ہے۔

امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برحق ہے

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت کے انکار میں آج کل بہت شور و غل کیا جاتا ہے جبکہ خود سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے "امامت صدیق" کے برحق ہونے کا عملی ثبوت پیش کردیا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ باجماعت نماز میں مقتدی امام کی اقتداء میں نماز کے افعال سرانجام دیتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے تو بالکل وہی افعال سرانجام دیتے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ادا کرتے تھے تو گویا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت کو برحق سمجھتے تھے۔

ٓ...... سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باجماعت نماز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں

ادا فرماتے تھے۔ (احتجاج طبرسی ج۱ ص ۲۴۲، مرأة العقول شرح اصول کافی ص ۸۸ ۳، تلخیص الشافی ج ۲ ص ۱۵۸، حملہ حیدری ج۱ ص ۲۷۵، تفسیر قمی ج ۲ ص ۱۵۸، جلاء العیون ص ۱۵۰)

حضرت ابوبکر ''صدیق'' ہیں

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صدیق ہونا ایک نا قابل انکار حقیقت ہے مثلاً:

ب...... حضور ﷺ نے عرش پر لکھا دیکھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق'' ملاحظہ ہو!۔ (احتجاج طبرسی ۸۳)

ب...... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد اللہ تمہیں بہتر شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جمع فرمادے گا''

(تلخیص الشافی ج ۲ ص ۲۷۳)

ب...... امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی الغار قال لفلان کانی انظر الی سفینة جعفر فی اصحابه یقوم فی البحر وانظر الی الانصار محتسبین فی افنیتهم فقال فلان تراهم یا رسول اللہ قال نعم قال فأرانیهم فمسح علی عینیه فراهم فقال له رسول اللہ انت الصدیق۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۹۰ مطبوعہ ایران، بحار الانوار ج ۱۹ ص ۸۱)

جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کی رات) غار میں تھے۔ تو آپ نے فلاں کو (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) فرمایا کہ میں حضرت جعفر طیار (رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں کو اس کشتی میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں جو کہ دریا میں کھڑی ہے۔ نیز فرمایا میں انصار کو بھی اپنے گھروں کے

صحنوں میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تعجب سے عرض کیا کہ آپ واقعی دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں! تو عرض کی مجھے بھی دکھلا دیجئے۔ تو آپ نے ابوبکر کی آنکھوں پر ہاتھ مبارک پھیرا تو انہوں نے بھی دیکھ لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا تو صدیق ہے۔

ب...... حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یقول ان الجنۃ تشتاق الی ثلاثۃ قال فجآء ابو بکر فقیل لہ یا ابا بکر انت الصدیق و انت ثانی اثنین اذھما فی الغار۔ (رجال کشی ص ۳۲ مطبوعہ کربلا)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بے شک جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے فرماتے ہیں کہ اتنے میں حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آئے تو انہیں فرمایا گیا اے ابوبکر تم صدیق ہو، اور غار میں دو کے دوسرے ہو۔

ب...... حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تلواروں کو زیور لگانا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا "اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار پر زیور لگایا ہے"۔ میں عرض کیا کہ آپ بھی ان کو صدیق کہتے ہیں، اس پر امام عالی مقام غصہ میں آگئے اور قبلہ شریف کی طرف رخ انور کر کے فرمایا "ہاں" وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، جو ان کو صدیق نہیں کہتا اللہ اس کے قول کو نہ دنیا میں سچا کرے، نہ آخرت میں"۔ (کشف الغمہ ص ۷۸)

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو "صدیق" نہ ماننے والے دنیا و آخرت میں جھوٹے ہیں اور اہلبیت کو ناراض کرنے والے بھی۔ العیاذ باللہ!

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں دو طرح سے صدیق اکبر کی اولاد میں شامل ہوں"۔ (احقاق الحق ص ۷)

معلوم ہوا کہ تمام اہلبیت کرام آپ کو "صدیق اکبر" مانتے ہیں۔

خلفاء راشدین کی خلافت برحق ہے

صرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی نہیں بلکہ چاروں خلفاء برحق ہیں۔ چنانچہ

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "تمام لوگوں میں اس خلافت کا اہل وہ ہے جو اس کے نظم و نسق کو برقرار رکھنے کی سب سے زیادہ قوت و صلاحیت رکھتا ہو اور اس کے بارے میں اللہ کے احکام سب سے زیادہ جانتا ہو۔ (نہج البلاغہ حصہ اوّل خطبہ نمبر ۱۷۲)

ب...... ایک اور مقام پر فرمایا:

جن لوگوں نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی، جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھے اور اس کی بناء پر جو حاضر ہے، اسے نظر ثانی کا حق نہیں اور جو بروقت موجود نہ ہو اسے رد کرنے کا اختیار نہیں اور شوریٰ کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے وہ اگر کسی پر اتفاق کریں اور اسے خلیفہ سمجھ لیں تو اسی میں اللہ کی رضا و خوشنودی سمجھی جائے گی۔ اب جو کوئی اس شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کرتا ہوا الگ ہو جائے تو اسے وہ سب اسی طرف واپس لائیں گے جدھر سے وہ منحرف ہوا ہے اور اگر اس سے انکار کرے تو اس سے لڑیں کیونکہ وہ مومنوں سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہو لیا ہے اور جدھر وہ پھر گیا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے ادھر ہی پھیر دے گا۔ (نہج البلاغہ حصہ دوم مکتوب نمبر ۶)

ب...... حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی''، کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو سال تین ماہ اور آٹھ دن اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دس سال چھ ماہ اور چار راتیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گیارہ سال گیارہ ماہ اور تیرہ دن، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چار سال ایک دن کم سات ماہ اور حضرت امام حسن نے آٹھ ماہ اور دس دن خلافت کی، یہ مدت تیس سال ہوئی۔ (مروج الذہب ج ۲ ص ۴۲۹، احقاق حق ۲۶۵)

مقصد یہ ہے کہ ان حضرات کا دور خلافت برحق ہے۔

خلیفہ اوّل بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے کمالات وفضائل میں سب سے ممتاز ومنفرد اور یکتا ہونے کی بناء پر بلا فصل خلیفۂ رسول ہونے کا اعزاز حاصل کیا، مثلاً

ب...... نبی علیہ السلام صحابہ کرام کے مجمع میں اکثر فرمایا کرتے کہ ابوبکر صدیق نماز اور روزہ کی بنا پر سبقت نہیں لے گئے بلکہ سبقت کی وجہ وہ محبت ہے جو ان کے سینے میں جمی ہوئی تھی۔ (مجالس المؤمنین ج ۱ ص ۲۰۶)

ب...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق۔ (احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۳۶۵)

ب...... غار ثور میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ''صدیق'' کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو انہیں بھی جعفر طیار کی کشتی اور انصار نظر آ گئے، اس کے بعد آپ نے فرمایا ''تو صدیق

ہے"۔(تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۱۷، بحار الانوار ج ۱۹ ص ۸۱)

ب......بے شک ہم ابو بکر صدیق کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار جانتے ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے یار غار ہیں اور نماز میں حضور کے ساتھ دوسرے تھے اور بے شک ہم آپ کی بزرگی مانتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں امامت نماز کا حکم دیا تھا۔(شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۲۹۳، جزء ۶ لابن ابی حدید)

ب......سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال امیر المؤمنین علیہ السلام بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی المسجد و الناس مجتمعون بصوت عال الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم فقال لہ ابن عباس یا ابا الحسن لم قلت ما قلت قال قرأت شیئا من القرأن قال لقد قلتہ لامر قال نعم ان اللہ یقول فی کتابہ و ما أتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا افتشھدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ استخلف ابابکر۔(تفسیر صافی ج ۲ ص ۵۶۱، ۵۶۲ مطبوعہ ایران، تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۰۱ مطبوعہ ایران)

امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد مسجد میں لوگوں کے بھرے اجتماع میں بلند آواز سے الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم پڑھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے ابوالحسن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ! جو کچھ آپ نے پڑھا اس پڑھنے کا کیا مقصد ہے، تو مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے قرآن مجید سے آیت پڑھی ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا آپ کے پڑھنے کی کوئی نہ کوئی غرض اور غائت ہے۔ تو حضرت

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے، اور جو تم کو رسول اللہ دیں ﷺ لے لیا کرو، اور جس سے منع فرمائیں رک جایا کرو۔ تو تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گواہ ہو جاؤ کہ انہوں نے حضرت ابو بکر کو اپنا خلیفہ بنایا۔

ب......ایک اور روایت میں واضح موجود ہے کہ:

ثم قام و تھیاء للصلوٰۃ و حضر المسجد و صلی خلف ابی بکر۔

(تفسیر قمی ج ۲ ص ۵۰۳، احتجاج طبرسی ج ا ص ۱۲۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور نماز کی تیاری کر کے مسجد میں آئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

جلاء العیون کا اردو ترجمہ جو شیعہ حضرات کا مترجم ہے کی عبارت ملاحظہ ہو! لکھا ہے جناب امیر (علیہ السلام) نے وضو کیا، اور مسجد میں تشریف لائے خالد بن ولید بھی پہلو میں آ کھڑا ہوا، اس وقت ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے۔ (جلاء العیون اردو ج ا ص ۲۱۳ مطبوعہ لاہور)

ب......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہر ذلیل میرے نزدیک باعزت ہے جب تک اس کا دوسرے سے حق نہ لے لوں اور قوی میرے لیے کمزور ہے یہاں تک کہ میں مستحق کا حق اس سے دلا نہ دوں ہم اللہ کی قضاء پر راضی ہوئے اور اس کے امر کو اسی کے سپرد کیا، اے پوچھنے والے! تو سمجھتا ہے کہ نبی پاک ﷺ پر بہتان باندھوں گا، خدا کی قسم! میں نے ہی سب سے پہلے آپ کی تصدیق کی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ہی سب سے پہلے جھٹلانے والا بنوں، میں

نے اپنے معاملہ میں غور کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ میرا ابو بکر کی اطاعت کرنا اور ان کی بیعت میں داخل ہونا اپنے لیے بیعت لینے سے بہتر ہے اور میری گردن میں غیر کی بیعت کرنے کا عہد بندھا ہوا ہے۔ (نہج البلاغہ حصہ اوّل ص ۸۹، ۸۸ خطبہ نمبر ۳۷)

ب......اسی خطبہ کی تشریح کرتے ہوئے ابن میثم لکھتا ہے کہ:

فقوله فنظرت فاذا اطاعتی قد سبقت بیعتی ای طاعتی لرسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فیما امرنی به من ترک القتال قد سبقت بیعتی للقوم فلا سبیل الی الامتناع منها وقوله واذا المیثاق فی عنقی لغیری ای میثاق رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وعهده الی بعدم المشاقة وقیل المیثاق مالزمه من بیعة ابی بکر بعد ایقاعها ای فاذا میثاق القوم قد لزمنی فلم یمکنی المخالفة بعده۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۹۷ لابن میثم مطبوعہ ایران)

(حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ پس میں نے غور وفکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا بیعت لینے سے اطاعت کرنا سبقت لے گیا ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ترک قتال کا مجھے حکم فرمایا تھا، وہ اس بات پر سبقت لے گیا ہے کہ میں قوم سے بیعت لوں۔ واذا المیثاق فی عنقی لغیری سے مراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ سے وعدہ لینا ہے، مجھے اس کا پابند رہنا لازم ہے۔ جب لوگ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی بیعت کرلیں، تو میں بھی بیعت کرلوں پس جب قوم کا عہد مجھ پر لازم ہوا یعنی ابو بکر کی بیعت مجھ پر لازم ہوئی تو اس کے بعد میرے لیے ناممکن تھا کہ میں اس کی مخالفت کرتا۔

ب......مزید فرمایا: ''تم رسول اللہ ﷺ کے گواہ بن جاؤ کہ انہوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا ہے''۔ (تفسیر صافی ج ۲ ص ۵۶۱، تفسیر قمی ۴۲۴)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آخری وقت عرض کیا گیا کہ آپ اپنے قائم مقام کے لیے وصیت کیوں نہیں فرماتے تو آپ نے فرمایا:

ماوصی رسول اللہ ﷺ فاوصی ولکن قال ان اراد اللہ خیراً فیجمعھم علی خیرھم بعد نبیھم۔ (تلخیص الشافی ج ۲ ص ۳۷۲)

رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی تھی (تو میں کیسے کروں؟) البتہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا تو میرے بعد تم میں کے بہتر شخص پر لوگوں کا اتفاق ہو جائیگا۔

ب......دوسری روایت ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے حضرت علی علیہ السلام کو زخمی کیا، تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا کہ حضور اپنا خلیفہ مقرر فرمائیں تو آپ نے فرمایا: قال لا، فانا دخلنا علی رسول اللہ حین ثقل فقلنا یارسول اللہ استخلف علینا فقال لا، (تلخیص الشافی ج ۲ ص ۳۷۲، مطبوعہ نجف اشرف)

تو آپ نے فرمایا ''نہیں'' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمارے لیے کوئی اپنا خلیفہ مقرر فرمائیں، تو جواب دیا نہیں۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر میں خلیفہ مقرر کردوں تو تم اختلاف کروگے جیسا کہ بنی اسرائیل نے ہارون کے متعلق اختلاف کیا تھا۔ لیکن یقین رکھو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں خیر دیکھا تو تمہارے لیے خود ہی بہتر خلیفہ مقرر کردے گا۔

ـ......اسی سلسلہ روایات میں یہ بھی موجود ہے کہ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ سے اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی گئی تو فرمایا:

ولکن اذا اراد اللہ بالناس خیرا استجمعھم علی خیرٍ کما جمعھم بعد نبیھم علی خیرھم۔ (الشافی ص ۱۷۱، مطبوعہ نجف اشرف)

لیکن جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے گا تو ان کے بہتر شخص پر انہیں متفق کر دے گا۔ جس طرح نبی ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بہتر شخص (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع فرما دیا تھا۔

ـ......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ تمام مسلمانوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے تو اس قدر جلدی در دولت سے تشریف لائے کہ چادر اور تہبند بھی نہ اوڑھا صرف پیرہن میں ملبوس تھے اسی صورت میں ابوبکر کے ہاں پہنچے اور بیعت کی، بیعت کے بعد چند آدمی کپڑے لینے کے لئے بھیجے تاکہ مجلس میں کپڑے لے آئیں۔ (تاریخ روضۃ الصفاء ج ۱ ص ۴۳۲)

ـ......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا...... ابوبکر کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ فرمایا ''اللہ رحم کرے ابوبکر صدیق پر خدا کی قسم! وہ قرآن پڑھنے والے، منکرات سے روکنے والے، اپنے گناہوں سے واقف رہنے والے، اللہ سے ڈرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے، تقویٰ میں اپنے ساتھیوں سے فوقیت رکھنے والے، زہد اور عفت کے سردار تھے، جس نے ابوبکر پر اعتراض کیا اللہ اس پر غضب نازل فرمائے''۔ (مروج الذھب ج ۳ ص ۵۵)

ـ......حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں ابوبکر کے فضائل کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر، عمر سے افضل ہیں''۔

(احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۴۷۹)

ب...... بلاشبہ حضرت ابوبکر ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حضرت فاطمہ کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں (شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۱۰۰ الابن ابی حدید)

ب...... حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو اس وقت مغرب اور عشاء کا درمیانی حصہ تھا اس انتقال کی خبر سن کر ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر اور عبدالرحمان بن عوف حاضر ہوئے پھر جب نماز جنازہ کے لیے ان کی میت رکھی گئی تو حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا ''اے ابوبکر! آگے ہو کر ان کی نماز جنازہ پڑھایئے''۔ پوچھا کہ اے ابوالحسین! آپ اس وقت موجود تھے، فرمایا، ہاں، حضرت علی مرتضی نے کہا تھا ''ابوبکر چلو نماز پڑھاؤ، خدا کی قسم! فاطمہ کی نماز جنازہ تمہارے بغیر کوئی نہیں پڑھائے گا تو حضرت ابوبکر صدیق نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر انہیں رات کے وقت سپرد خاک کر دیا گیا (شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۳۰۲ لابن ابی حدید)

ب...... حضرت علی کے ایک خطبہ کے متعلق شیعی روایت ملاحظہ ہو!:

ان علیا علیہ السلام قال فی خطبتہ خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر وفی بعض الاخبار انه علیه السلام خطب بذلک بعد ما انهی الیه ان رجلا تناول ابابکر وعمر بالشتیمة فدعی به وتقدم بعقوبته بعد ان شهدوا علیه بذلک۔ (الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام امت سے

افضل ابوبکر و عمر ہیں۔ بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی شان میں بدزبانی کی ہے، جس کے بعد امیر المؤمنین علی نے اس گالی بکنے والے کو بلایا، شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب گالی دینا ثابت ہو گیا تو) اسے سزا دی۔

ب...... اسی کتاب الشافی میں امام زین العابدین کی روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ابوسفیان حضرت علی کے پاس آئے اور کہا کہ آپ ہاتھ بڑھائیں میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، اور بخدا میں آپ کی حمایت میں اس علاقہ کو سواروں اور پیدل سپاہیوں سے بھر دوں گا، اگر آپ خوف کے باعث اعلان خلافت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت علی نے چہرہ پھیر لیا اور فرمایا:

ویحک یا اباسفیان ھذہ من دواھیک قد اجتمع الناس علی ابی بکر مازلت تبتغی الاسلام عوجا فی الجاھلیۃ و الاسلام و اللہ ماضر الاسلام ذلک شیئا مازلت صاحب الفتنۃ۔ (الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

ابوسفیان! تیرے لیے سخت افسوس ہے، یہ سب تیری چالوں اور مصیبتوں سے ہیں۔ حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا اجتماعی متفقہ فیصلہ ہو چکا، تو کفر اور اسلام میں ہمیشہ فتنہ اور کج روی کا متلاشی رہا ہے۔ بخدا اس سے اسلام کو کوئی گزند نہیں پہونچے گا۔ اور تو ہمیشہ فتنہ گر ہی رہیگا۔

ب...... رسول ﷺ ہجرت کے وقت جب غار کی طرف تشریف فرما ہوئے تو آپ نے صحابہ اور امت کو یہ وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمایا کہ اللہ آپ پر (صلوٰۃ و) سلام بھیجتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ابوجہل اور کفار قریش نے

آپ کے خلاف منصوبہ بنایا ہے اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ علی المرتضیٰ کو اپنے بستر مبارک پر شب باشی کو حکم دیں، اور فرمایا کہ ان کا مرتبہ آپ کے نزدیک ایسا ہے جیسا اسحٰق ذبیح کا مرتبہ، حضرت علی اپنی زندگی اور روح کو آپ پر فدا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ ہجرت میں ابوبکر کو اپنا ساتھی مقرر فرمائیں، کیونکہ اگر وہ حضور کی اعانت و رفاقت اختیار کرلیں اور حضور کے عہد و پیمان پر پختہ کار ہو کر ساتھ دیں تو آپ کے رفقاء جنت میں ہوں گے، اور جنت کی نعمتوں میں آپ کے مخلصین سے ہوں گے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ دشمن مجھے تلاش کرے تو نہ پائے، اور تمہیں ڈھونڈے تو تم اسے مل جاؤ، اور شاید جلدی میں تیری طرف پہنچ کر بے خبر لوگ تجھے (شبہ میں) قتل کر دیں، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میری روح حضور کی مقدس روح کے لیے سپر ثابت ہو۔ اور میری زندگی حضور پر اور حضور کے ساتھی پر اور حضور کے بعض حیوانات پر فدا ہو، حضور امتحان فرمالیں، میں زندگی کو پسند ہی اس لیے کرتا ہوں کہ حضور کے دین کی تبلیغ کروں، اور حضور کے دوستوں کی حمایت کروں، اور حضور ﷺ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کروں، اگر یہ نیت نہ ہوتی تو میں دنیا میں ایک ساعت بھی زندگی پسند نہ کرتا، یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت علی کے سر کو بوسہ دیا، اور فرمایا اے ابوالحسن! تیری یہی تقریر مجھے فرشتوں نے لوح [illegible] سے پڑھ کر سنائی ہے، اور اس تقریر کا جو اجر اللہ نے تیرے لیے آخرت میں تیار فرمایا ہے وہ بھی پڑھ کر سنایا ہے، وہ ثواب جسے نہ سننے والوں نے سنا، نہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور نہ انسانی عقل و فہم میں آسکتا ہے، پھر حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا:

ارضیت ان تکون معی یااابابکر تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی ماادعیه فتحمل عنی انواع العذاب قال ابوبکر یارسول اللہ امااانالوعشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعها اشدعذاب لا ینزل علی موت صریح ولا فرح مسیح وکان ذلک فی محبتک لکان ذلک احب الی من ان اتنعم فیها وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکها فی مخالفتک وهل اناومالی وولدی الافداؤک فقال رسول اللہ ﷺ لا جرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد موافقالم جریٰ علی لسانک جعلک منی بمنزلة السمع والبصر والرأس من الجسد الیٰ آخرہ۔(تفسیر حسن عسکری ص ۱۶۴،۱۶۵)

اے ابوبکر تو میرے ہمراہ چلنے کے لیے تیار ہے؟ کہ تجھے بھی لوگ اسی طرح تلاش کریں جیسے مجھے، اور تیرے متعلق دشمنوں کو یقین ہوجائے کہ تو نے مجھے ہجرت پر اور اعداء کے مکروفریب سے بچ نکلنے پر امادہ کیا، کیا تجھے میری وجہ سے مصائب وآلام گوارہ ہیں؟ حضرت ابوبکر نے جواب دیا یارسول اللہ! اگر میں قیامت تک زندہ رہوں اور اس زندگی میں سخت عذاب اور مصائب میں مبتلا رہوں جس مصیبت والم سے بچانے کے لیے نہ مجھے موت آئے اور نہ کوئی اور مجھے آرام دے سکے اور یہ تمام حضور کی محبت میں ہو تو مجھے بطیب خاطر منظور ہے اور یہ مجھے منظور ہیں کہ لمبی زندگی ہو اور دنیا کے بادشاہوں کا بادشاہ بن کر رہوں اور تمام نعمتیں اور آسائشیں حاصل ہوں، لیکن حضور کی معیت سے محرومی ہو، اور میں اور میرا مال اور اولاد حضور پر فدا اور قربان ہیں پس حضور ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مطلع ہے، اور جو کچھ تو نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو تیری دلی کیفیت

کے مطابق پایا ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھے میرے کان اور میری آنکھ کی طرح کیا ہے، اور جو نسبت سر کو جسم سے ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس طرح بنایا ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اہل تشیع حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں۔ لیکن ملاحظہ فرمائیں کہ کتب شیعہ میں ان کی شان وعظمت کس طرح چمک دھمک رہی ہے۔

ب...... جب حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ برہنہ تلوار لئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ عمر ہے'' اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو عزت عطا کردے، حضرت عمر نے کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں وہاں موجود تمام لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کو مسجد میں موجود مشرکین نے سنا''۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۱۴۳ الابن ابی حدید)

ب...... ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا ''اگر صلح صفائی کے طور پر تو آیا ہے تو میں ہاتھ روک لیتا ہوں اور اگر جنگ کے ارادے سے آیا ہے تو میں ابھی تیرا کام تمام کئے دیتا ہوں'' عمر کہنے لگے میں مسلمان ہوگیا ہوں، آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو جب عمر نے کلمہ پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی، صحابہ کرام نے انتہائی خوشی اور مسرت میں آکر اتنے زور سے تکبیر کہی کہ قریش کی مجلسوں تک اس کی آواز سنائی دی۔

(تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۲۸۴)

ب......حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا ''اے عمر! خوشخبری ہو مجھے امید ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج رات تیرے لئے دعا کی اور تو آپ کی دعا کی قبولیت کا مظہر ہوگا، آپ لگا تار دعا کرتے رہے۔ اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت وغلبہ عطا فرما''۔ (شرح نہج البلاغہ ج ا ص ۵۹ لابن ابی حدید)

ب......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنی زوجہ حفصہ کے پاس بیٹھے تھے تو دونوں میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''کیا میں اپنے اور تیرے درمیان بطور ثالث کسی شخص کا تقرر کروں''۔ حضرت حفصہ کہنے لگیں جی کیجیئے! تو آپ نے عمر کی طرف پیغام بھیجا وہ آگئے، آپ نے حفصہ سے فرمایا ''اب بات کرو'' حضرت حفصہ نے عرض کی آپ ارشاد فرمائیں لیکن بات سچی ہو (یہ سن کر) حضرت عمر نے حفصہ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا پھر دوسرا طمانچہ مارا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر رک جاؤ، حضرت عمر کہنے لگے ''اے اللہ کی دشمن! پیغمبر جو کہتا ہے حق کہتا ہے اس اللہ کی قسم! جس نے انہیں حق کے ساتھ بھیجا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر نہ ہوتا تو میں تیری جان لئے بغیر نہ رُکتا'' (تفسیر مجمع البیان ج ۴ ص ۳۵، جز ونمبر ۸، ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۱۷۲)

ب......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عمر اہل جنت کا چراغ ہے اور سکینہ عمر کی زبان پر بولتا ہے۔ (احتجاج طبری ص ۲۴۷)

ب......مزید فرمایا: عمر کی زبان پر حق بولتا ہے اور فرشتہ عمر کی زبان پر بولتا ہے۔

(تلخیص الشافی ج ۲ ص ۲۴۷)

ب...... حضور ﷺ نے فرمایا ''اگر آسمان سے اللہ کا آج غضب وعذاب نازل ہوتا تو عمر بن خطاب اور سعد بن معاذ کے بغیر کوئی نہ بچ سکتا''۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۵۵۹، جز نمبر ۴)

ب...... حضرت علی کوفہ میں تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی کہ قصر امارت میں قیام فرمائیں گے تو فرمایا ''نہیں'' کیونکہ ایسی جگہ حضرت عمر ٹھہرنا ناپسند فرماتے تھے، اس لیے عام مکان میں قیام کروں گا پھر آپ نے جامع مسجد کوفہ میں تشریف لا کر دوگانہ پڑھا پھر ایک مکان میں قیام فرمایا۔ (اخبار الطوال ۱۵۲)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہم حضرت عمر کے بغیر کسی کے خلیفہ بننے کو پسند نہیں کریں گے، اس پر صدیق اکبر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر فرمائی ...... پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے سوا کسی کی اطاعت نہیں کریں گے، خدا کی قسم! اس گراں بوجھ (خلافت) کو عمر کے بغیر کوئی بھی اٹھانے والا ہمیں نظر نہیں آیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ اوصاف بیان فرمائے۔ بعد ازاں ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ کی پسند ہماری پسند ہے اور ہماری خوشی آپ کی خوشی سے وابستہ ہے ہم سب جانتے ہیں کہ تمام زندگی آپ نے بروجہ احسن بسر فرمائی اور ہمیشہ اُمت کی بھلائی اور خیر خواہی فرمائی اللہ تمہیں جزائے خیر دے اور اپنی عنایت و بخشش سے مخصوص فرمائے

(تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۲۴۴)

ب...... سرکار سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے روم پر حملہ کرنے سے متعلق حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مشورہ لیا تھا۔ اس مشورہ کا تفصیلاً ذکر شیعہ حضرات کی نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۱۳۴ میں یوں درج ہے

من کلام له علیه السلام وقد شاور عمر بن الخطاب فی الخروج الی غزوة الروم انک متی تسیر الی هٰذا العدو بنفسک فتلقهم فتنکب لا تکن للمسلمین کاتفة دون اقصی بلادهم لیس بعدک مرجع یرجعون الیه فابعث الیهم رجلا محربا واحضر معه اهل البلاء والنصیحة فان اظهر اللہ فذاک ماتحب وان تکن الاخری کنت ردا للناس ومثابة للمسلمین۔

اس کا ترجمہ شیعہ مسلک کے ذاکر حسین صاحب نے کیا ہے وہ درج کیا ذیل ہے:

جب خلیفہ ثانی نے روم پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور آپ سے بھی مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا......اب اگر تو خود دشمن کی طرف کوچ کرے اور منکوب ومخزول ہو جائے تو یہ سمجھ لے کہ مسلمانوں کو ان کے اقصائے بلاد تک پناہ نہ ملے گی اور تیرے بعد ایسا کوئی مرجع نہ ہوگا جس کی طرف وہ رجوع کریں، لہٰذا تو دشمنوں کی طرف اس شخص کو بھیج جو آزمودہ کا رہو اور اس کے ماتحت ان لوگوں کو روانہ کر جو جنگ کی سختیوں کے متحمل ہوں، اپنے سردار کی نصیحت کو قبول کریں، اب اگر خدا نے غلبہ نصیب کیا، تب تو یہ وہی چیز ہے جسے تو دوست رکھتا ہے۔اور اگر اس کے خلاف ظہور میں آیا تو ان لوگوں کا مددگار اور مسلمانوں کا مرجع تو ہی بن جائے گا۔(نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۱۵۰ مطبع یوسفی دہلی)

ب......ایک دوسری روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں!

ومن کلام له علیه السلام وقد استشار عمر بن خطاب فی الشخوص لقتال الفرس بنفسه ان هٰذا الامر لم یکن نصره ولا خذلانه بکثرة ولا بقلة وهو دین اللہ الذی اظهره وجنده الذی اعده وامده حتی بلغ مابلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعده وناصر جنده ومکان القیم بالامر

مکان النظام من الخرز وذھب ثم لم یجتمع بحذافیرہ ابدًا و العرب الیوم وان کانوا قلیلاً فھم کثیرون بالاسلام عزیزون بالاجتماع فکن قطبًا واستدر الرحآء بالعرب واصلھم دونک نار الحرب فانک ان شخصت من ھذہ الارض انتقضت علیک العرب من اطرافھا واقطارھا حتی یکون ماتدع ورآئک من العورات اھم الیک مما مابین یدی ان الاعاجم ان ینظروا الیک غدًا یقولوا ھذا اصل العرب فاذااقتطعموہ استرحتم فیکون ذلک اشد لکلبھم علیک وطعمھم فیک... الخ (نہج البلاغۃ خطبہ نمبر ۱۴۶)

اس کا شیعی ترجمہ ملاحظہ ہو!

حضرت خلیفہ ثانی نے عجمی سپاہ کے مقابلے میں بنفس خود جانا چاہا اور اس امر میں حضرت سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا: دین اسلام کا غالب آجانا اور مغلوب ہو جانا کچھ سپاہ کی کثرت وقلت پر منحصر نہیں یہ اسلام اس خدا کا دین ہے جس نے اس کی ہر جگہ مدد اور اعانت کی، اسے ایک بلند مرتبہ پر پہنچا دیا، ان کا آفتاب وہاں طالع ہو گیا جہاں ہونا لازم تھا، ہم لوگ اس وعدۂ خداوندی پر کامل یقین کے ساتھ ثابت ہیں، اس نے غلبۂ اسلام کے بارے میں فرمایا۔ بے شک وہ اپنے وعدوں کا وفا کرنے والا ہے، وہ اپنی سپاہ کا مددگار ہے دین اسلام کے بزرگ اور صاحب اختیار کا مرتبہ رشتہ مروارید کی مانند ہے جو موتی کے دانوں کو ایک جگہ جمع کر کے باہم پیوست کر دیتا ہے، اگر یہ رشتہ ٹوٹ جائے تو تمام دانے متفرق ہو کر کہیں کہیں بکھر جائیں گے پھر اجتماع کامل نصیب نہ ہوگا، آج کے روز اہل عرب اگرچہ قلیل ہیں لیکن اسلام کی شوکت انہیں کثیر ظاہر کر رہی ہے۔ یہ اپنے اجتماع کی وجہ سے یقیناً دشمن پر غالب ہوں گے، اب تو ان کے لیے قطب

آسیا بن جا اور آسیائے جنگ کو گروہ عرب کے ساتھ گردش دے اور اپنے سوا کسی دوسرے شخص کے ماتحت بنا کر انہیں لڑائی کی آنچ سے گرم کر، کیونکہ اگر تو مدینہ سے باہر چلا گیا تو عرب کے قبیلے اطراف واکناف سے ٹوٹ پڑیں گے، اس وقت پیچھے رہ جانے والی عورات سپاہ کی حفاظت تجھ پر اس شے سے مقدم ہو جائے گی۔ جو تیرے سامنے (جنگ فارس) موجود ہے اور دوم یہ امر ہے کہ جب ایرانی کل کو تجھ کو دیکھیں گے تو آپس میں یہی کہیں گے کہ پس یہی ان عربوں کا سردار ہے اگر تم نے اسے کانٹ چھانٹ دیا تو پھر راحت ہی راحت ہے۔ بیشک یہ اقوال تیری لڑائی پر انہیں حریص کردیں گے وہ تیری گرفتاری کی حد سے بڑھی ہوئی طمع کریں گے...... الخ۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۱۵۸ مطبع یوسفی دہلی)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا ''عمر مسلمانوں کے حامی بنے، پس آپ نے دین کو قائم کیا اور خود سیدھے چلے یہاں تک کہ دین اپنی بنیاد پر مضبوطی سے قائم ہو گیا''۔ (نہج البلاغہ ص ۹۵۲، فرمودہ نمبر ۴۶۷، فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص ۱۳۰۰)

ب...... مزید فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت عمر کے شہروں میں برکت دے، بے شک انہوں نے کجی کو سیدھا کیا، گمراہوں کو راہ راست پر لائے اور بیماری کی دوا کی اور فتنوں سے پہلے چلے گئے اور سنت کو قائم کیا، فتنہ وتباہ کاری اور فساد کے امور کو پس پشت ڈال دیا، بالکل صاف اور بے عیب دنیا سے چلے گئے، خلافت کی خوبیاں حاصل کر گئے اور اس کے فتنہ اور فساد سے پہلے ہی چلے گئے، اور خلافت کو منظم طور پر سرانجام دیا اور اس میں کوئی خرابی اور خلل نہ آنے دیا اللہ کی فرمانبرداری کا حق ادا کیا اور اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہے۔ (نہج البلاغہ حصہ اوّل، خطبہ نمبر ۲۱۹، فیض الاسلام ج ۴ ص ۷۱۱، ۷۱۲)

ب......امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو اس وقت حضرت علی آئے اور انہوں نے فرمایا "ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو میرے نزدیک کوئی شخص اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں تو اس کفن پوش (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) جیسے اعمال نامے کے ساتھ ملاقات کروں"۔ (معانی الاخبار ۴۱۲، تلخیص الشافی ص ۲۱۹)

ب......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان پر قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد حاضر ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! تمہارا اسلام عزت والا، تمہاری ہجرت فتح کی پیش خیمہ اور تمہاری ولایت سراسر عدل تھی، آقا کے وصال تک تمہیں آپ کی صحبت نصیب رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوتے وقت تم سے راضی ہو گئے پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے تو وہ بھی خوشی راضی تم سے الوداع ہوئے، تم جب خلیفہ بنے تو پوری خلافت میں دو آدمی بھی آپ سے ناراض نہ ہوئے، یہ سن کر حضرت عمر نے کہا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہوئے تو حضرت علی نے فرمایا "ہاں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۴۶ الابن ابی حدید)

ب......حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے انتظامات اور کارکردگی کی تعریف فرماتے ہیں اور ان کے لیے دعا خیر و برکت بھی فرماتے ہیں۔ بطور امثال یہ جملہ ملاحظہ ہو!

وقال علیه السلام فی کلام له وولیهم وال فاقام واستقام حتی ضرب الدین بجیرانه۔ یہ نہج البلاغہ کی عبارت ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے فیض الاسلام علی نقی

نے لکھا ہے:

امام علیہ السلام درسخنی (درباره عمر بن خطاب) فرموده است و (بعد ازابوبکر) فرماں رواشدبرمردم فرماندهی (عمر بمقام خلافت نشست) پس (امرخلافت را) برپاداشت واپشا دگی نمود (برہم تسلط یافت) تاآنکه دین قرار گرفت (ہم چنانکه شترہنگام استراحت پیش گردن خودرا برزمین نہاد اشارئه باینکه اسلام پس ازفتنه و (فساد) بسیار ازاوتمکین نموده زیربارش رفتند)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے متعلق ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد لوگوں پر ایک ایسا فرمانروا خلافت پر مسند نشین ہوا جس نے امر خلافت کو قائم کیا اور اس پر ثابت قدمی دکھائی۔ یعنی تمام پر تسلط حاصل کیا۔ یہاں تک کہ دین مضبوط و مستحکم ہو گیا۔ جیسا کہ اونٹ آرام کرنے کے لیے اپنی گردن زمین پر رکھ دیتا ہے اور خود زمین پر بیٹھ جاتا ہے اس طرح دین اسلام زمین پر مستحکم طریقہ سے متمکن ہو گیا۔ پس مسلمان بہت سے فتنوں اور سازشوں کے بعد سکون پذیر ہوئے اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے احسان مند ہوئے۔

(فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص ۱۲۹۰ مطبوعہ ایران)

ب...... اسی طرح نہج البلاغۃ کا خطبہ نمبر ۲۲۸ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

للہ بلاد فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف الفتنۃ ذھب نقی الثوب قلیل الغیب اصاب خیرھا وسبق شرھا ادی الی اللہ طاعتہ

و اتقاه بحقه۔

شیعی مجتہد فیض الاسلام علی نقی اس خطبہ کی شرح فارسی میں کرتے ہوئے لکھا ہے:

خدا شہر ہائے فلاں (عمر بن خطاب) را برکت دید نگاہ دارد کہ کجی را راست (گمراہاں را براہ آورد) نمود و بیماری را معالجہ کرد (مردم شہر ہائے را بدین اسلام گرداند) و سنّت را برپا داشت (احکام پیغمبر را اجرا نمود) و تباہ کاری را پشت سر انداخت (در زمان او فتنہ روند اد) پاک جامہ و کم عیب از دنیا رفت نیکوئی خلافت را دریافت و از شرّ آں پیشی گرفت (تا بود او خلافت منظم بودہ و اختلافی در آں راہ نیافت) طاعت خدا را جا آوردہ از نافرمانی او پرہیز کردہ حقشی را ادا نمودہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فلاں شخص یعنی عمر بن خطاب کے شہروں میں برکت دے اور ان کو محفوظ رکھے، جس نے کجی کو درست فرمایا، گمراہوں کو راہ راست پر لائے، بیماری کا علاج کیا، شہر کے رہنے والوں کو مسلمان کیا، سنت طریقہ کو جاری فرمایا، یعنی احکام پیغمبر کو جاری فرمایا، فتنہ و تباہ کاری اور فساد کے امور کو پس پشت ڈال دیا، اس دریا سے پاک دامن اور کم عیب ہو کر رخصت ہوئے، اس نے خلافت کی خوبیوں کو پایا، اس کے شر سے پہلے ہی رخصت ہو گئے اور خلافت کو منظم طور پر سرانجام دیا، اور اس میں کوئی خرابی اور اختلال نہ آنے دیا۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت بجالائے، اس کی نافرمانی سے دور رہے اور اس کے حق کو ادا فرمایا۔ (فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۷۱۱، ۷۱۲، مطبوعہ ایران)

ب...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا "اے ابن عباس! عمر بن خطاب کے بارے میں تو کیا کہتا ہے" فرمایا "ابو حفص عمر پر خدا کی رحمت ہو، اللہ کی قسم وہ اسلام کے سچے خیر خواہ

،یتیموں کے ماویٰ، احسان کے منتہیٰ ،ایمان کے محل ،ضعیفوں کی جائے پناہ اور سچے لوگوں کی پناہ گاہ تھے، اللہ کے دین کی سربلندی کی خاطر، صبر اور استقامت سے قائم رہے ۔یہاں تک کہ دین واضح ہوا، شہر فتح کئے، بندوں کو چین نصیب ہوا جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں نقص وخرابی نکالے اس پر اللہ تعالیٰ کی قیامت تک لعنت ہو“۔

(مروج الذہب للمسعودی ج ۳ ص ۵۱)

ب ......سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ،سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے داماد بھی ہیں کیونکہ آپ کی شہزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔(فروع کافی ج ۲ ص ۱۴۱،۱۱، ۳۱۱)

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برحق ہیں لیکن حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا مقام باقی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بلند ہے۔جیسا کہ ذیل کی عبارات شیعہ سے بھی واضح تر ہو رہا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

ب ......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کسے رکھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ”ابوبکر کو“ پھر عرض کیا ان کے بعد کس کا مقام ہے تو فرمایا ”عمر بن خطاب کا“۔(تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۳۸۰)

ب ......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے گی ان کے بعد تمہارے والد عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے گی انہوں نے عرض کیا حضور آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا ”اللہ علیم وخبیر نے“۔(تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۹۲، تفسیر مجمع البیان ج ۱۰

ص ۳۱۴، تفسیر صافی ج ۴ ص ۱۶۷، تفسیر منہج الصادقین ج ۹ ص ۳۳۰)

ب......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے انہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آتے وقت ارشاد فرمایا کہ انہیں (ابوبکر صدیق کو) جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری سنا دو اور عمر فاروق کو جنت اور ابوبکر صدیق کے بعد خلافت کی بشارت دو۔ (تلخیص الشافی ج ۳ ص ۳۹)

ب......حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما زمین میں ایسے ہیں جیسے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام آسمان میں ہیں۔ (احتجاج طبرسی ۲۴۷)

ب......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام میں سب سے افضل ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں اور ان کے بعد خلیفہ فاروق اعظم ہیں'' میری عمر اس بات کی گواہ ہے کہ دونوں اسلام میں عظیم مقام رکھتے ہیں، ان کے وصال سے اسلام کو سخت نقصان ہوا ہے اللہ ان دونوں پر رحمت فرمائے انہوں نے جو کام کیا ہے، اس کی اچھی جزاء دے۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۳۶۲، مکتوب نمبر ۹ لابن میثم، وقعۃ الصفین ص ۶۳)

ب......حضور ﷺ کے بعد لوگوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اور ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا، یہ دونوں سیرت وکردار میں بلند پایہ انسان تھے۔ انہوں نے امت میں خوب انصاف کیا۔

(وقعۃ الصفین ۱۴۹)

ب......وہ دونوں (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) عادل اور پرہیز گار امام تھے دونوں حق پر رہے، حق پر ہی دونوں کا وصال ہوا، قیامت کے دن دونوں پر اللہ کی رحمت ہو۔

(احقاق الحق ۱۶، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۹۹)

ب......ابوبکر وعمر نے تقویٰ و پرہیز گاری سے کام لیا، روئی کا لباس پہنا اور تکلیف دہ چیزوں کو پسند کرنے لگے، لوگوں پر مال غنیمت تقسیم کیا مگر خود دنیوی دولت سے دور ہو گئے، اس لئے لوگوں کا شبہ تھا تو وہ بڑھ گیا چنانچہ وہ کہنے لگے اگر انہوں نے نفسانی خواہشوں سے نص کی مخالفت کی ہوتی تو دنیوی دولت سے بہرہ مند کیوں نہ ہوتے؟ کوئی بھی دانش مند آدمی جب نص کی مخالفت کرتا اور دین ضائع کرتا ہے تو دنیوی زندگی کو پر رونق بناتا ہے جب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے دنیا سے ہی ہاتھ اٹھالیا تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے نص کی مخالفت کی۔ (ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۷۲)

ب......حضور ﷺ نے فرمایا "جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے" کہتے ہیں کہ اتنے میں ابوبکر آئے تو انہیں کہا گیا اے ابوبکر تم صدیق ہو اور غار میں دو میں سے دوسرے ہو، تو حضور سے دریافت کرو وہ تین کون ہیں؟ انہوں نے کہا "مجھے خطرہ ہے اگر میں نے پوچھا اور میں خود ان میں سے نہ ہوا تو بنی تمیم مجھے ملامت کریں گے پھر عمر بن خطاب آئے، ان سے بھی کہا گیا کہ تم فاروق ہو اور تم وہ ہو جن کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے۔ مگر تم پوچھ کر بتاؤ وہ تین کون ہیں؟ تو فاروق نے کہا "مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں پوچھ بیٹھا اور میں خود ان میں سے نہ ہوا تو بنی عدی مجھے ملامت کریں گے"۔ (رجال الکشی ۳۲)

ب......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے، جب حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو آپ کے پاؤں مبارک تیسری سیڑھی پر ہوتے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تیسری سیڑھی پر بیٹھے اور پاؤں دوسری سیڑھی پر رکھتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسری سیڑھی پر بیٹھتے اور ان کے پاؤں زمین پر

ہوتے"۔

(ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۱۵۴، جلاء العیون ۱۵۸، فروع کافی ج ۲ ص ۳۱۶)

ب......جب معاملہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آیا تو آپ سے فدک کے لٹائے جانے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا "اللہ کی قسم! مجھے اس چیز کے لوٹانے سے شرم آتی ہے جس کو ابوبکر نے نہیں لوٹایا اور عمر نے بھی ان کی پیروی کی"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۹۴ لابن ابی حدید)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک خطبہ ملاحظہ ہو!

ان علیا علیه السلام قال فی خطبتہ خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر وفی بعض الاخبار انه علیه السلام خطب بذلک بعد ما انهی الیه ان رجلا تناول ابابکر وعمر بالشتیمة فدعی به وتقدم بعقوبتہ بعد ان شهدوا علیه بذلک۔ (الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام امت سے افضل ابوبکر وعمر ہیں۔ بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی شان میں بدزبانی کی ہے۔ جس کے بعد امیر المؤمنین علی نے اس گالی بکنے والے کو بلایا۔ شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب گالی دینا ثابت ہو گیا تو) اسے سزا دی

ب......حضرت امام زین العابدین کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کچھ کوفیوں نے آپ سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

دربارہ ایشاں جزبخیر سخن نکنم واز اہل خود نیز درحق

ایشاں جز سخن خیز نہ شنیدہ ام۔ (ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۵۹۰)

ان حضرات (شیخین کریمین) کے بارے میں سوائے کلمۂ خیر کے کچھ نہیں کہتا اور اپنے گھر اور خاندان کے لوگوں سے بھی میں نے ان کے حق میں کلمہ حق کے سوا کچھ نہیں سنا۔

ب......ایک قریشی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اکثر خطبہ میں یہ کہتے ہیں اے اللہ! جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی، ہماری بھی ویسی ہی اصلاح فرما۔ خلفائے راشدین سے آپ کیا مراد لیتے ہیں، یہ سنتے ہی آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا: ابوبکر و عمر، وہ دونوں میرے حبیب اور تمہارے چچا ہیں، ہدایت کے امام، شیخ الاسلام، قریش کے نہایت معزز فرد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قابل اقتداء ہیں، ان کی اقتداء و اتباع کرنے وا[illegible]ط و مصئون اور صراط مستقیم پر گامزن رہے گا۔
(تلخیص الشافی ج ۳ ص ۳۱۸)

ب......سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لست بمنکر فضل عمر لکن ابابکر افضل من عمر۔

(احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۹ ۷ ۴ مطبوعہ ایران)

میں حضرت عمر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں، لیکن حضرت ابوبکر، عمر سے افضل ہیں۔

ب......سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

انه کان یتولّاهما و یأتی القبر فیسلم علیهما مع تسلیمه علی رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم۔ (الشافی ص ۲۳۸)

حضرت (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر، حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ دوستی اور محبت رکھتے تھے، آپ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر

شریف پر حاضری دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کے ساتھ (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں کو بھی سلام کہتے تھے۔

ٮ...... شیعہ حضرات کی معتبر کتاب میں موجود ہے:

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے۔

(رجال الکشی ص ۳۳۸)

ٮ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر میرے پاس کوئی آدمی آئے اور مجھے ابوبکر و عمر سے افضل سمجھے تو میں اسے ضرور مفتری (بہتان تراشی) کی سزا (۸۰ کوڑے) ماروں گا۔ (رجال الکشی ج ۲ ص ۶۹۵)

خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

شیعہ حضرات سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بے تنقیدات کا بازار گرم کر دیتے ہیں جبکہ آپ کا فضل و کمال ناقابل تردید ہے، کتب شیعہ سے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

ٮ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! عثمان بن عفان سے راضی ہو جا، بے شک میں اس سے راضی ہوں''۔ (تاریخ روضۃ الصفاء ج ۳ ص ۴۰۳)

ٮ...... حضرت ام کلثوم کا نام شریف آمنہ تھا، حضرت رقیہ، کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا، لہٰذا حضرت عثمان کو ذوالنورین یعنی دو نوروں والا کہتے ہیں۔

(منتخب التواریخ ۲۹، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لابن ابی حدید)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اوصاف وفضائل میں یہ بھی فرمایا کہ "آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے جس طرح ہم رہے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی عمل حق میں آپ سے ادنیٰ نہ تھے، آپ کو ان دونوں سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ کا داماد ہونے کی عزت حاصل ہے جو ان حضرات کو نہ تھی" (نہج البلاغہ ص ۲۲۰ خطبہ ۱۶۴)

ب...... حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کیا حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو حضرت عثمان غنی کے نکاح میں دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۶۴)

ب...... حضرت رقیہ کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے لیکن حضور ﷺ نے انہیں بدر کے اجر وثواب میں شریک فرمالیا تھا۔

(التنبہ والا شراف ۲۰۵، اعلام الوریٰ ۱۴۸)

ب...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرابت کے اعتبار سے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ قریب ہیں پھر انہوں نے داماد رسول ہونے کے حوالے سے وہ مرتبہ حاصل کیا جو ابو بکر و عمر کو نہ مل سکا۔ حضرت رقیہ و ام کلثوم سے شادی کی جو مشہور روایت کے مطابق حضور کی صاحبزادیاں ہیں پہلے حضرت رقیہ سے شادی فرمائی، ان کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم سے ان کا نکاح ہوا"۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۱۶۷، فیض الاسلام، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۵۱۹)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو بھی میں یکے بعد دیگرے ان کی شادی عثمان سے کر دیتا یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ رہتی"۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لابن ابی حدید)

ب......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے ابوالحسن! ابھی ابھی جاؤ اور اپنی زرہ بیچ کر جو قیمت ملے میرے پاس لے آؤ تا کہ میں اس سے تمہارے لئے اور اپنی بیٹی کے لئے شادی کا ضروری سامان تیار کروں" میں گیا اور چار سو درہم کے بدلے وہ زرہ حضرت عثمان کے ہاتھ فروخت کر دی جب میں نے قیمت وصول کر لی اور عثمان نے زرہ پر قبضہ کر لیا تو عثمان نے کہا "اے ابوالحسن! میں اس زرہ کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور تم ان درہموں کے مجھ سے زیادہ مستحق ہو، تو میں نے کہا "ہاں ٹھیک کہتے ہو، عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یہ زرہ تم کو بطور ہدیہ دیتا ہوں، میں درہم اور زرہ دونوں لے کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا، درہم اور زرہ آپ کے سامنے رکھ کر حضرت عثمان غنی کا سارا واقعہ بیان کر دیا تو آپ نے حضرت عثمان غنی کے لیے دعائے خیر فرمائی"۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۵۹)

ب......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

امرنی ان ازوّج فاطمة من علی فانطلق فادع لی ابابکر وعمر وعثمان وعلیًا وطلحة والزّبیر بعددھم من الانصار قال فانطلقت فدعوتھم له۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں پس تم جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور اتنے ہی انصار میں سے بلاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں ان کو بلانے کے لیے گیا، پھر آپ ﷺ نے محفل میں خطبہ نکاح پڑھا اس کے بعد فرمایا

انی اشھد کم انی قد زوجت فاطمة من علی علی اربع مائة مثقال فضة۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے چار سو مثقال چاندی حق مہر کے عوض سے کر دیا ہے۔ (کشف الغمہ ص ۳۴۸)

ب...... جب مشرکین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا تو حضور کو خبر ملی کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کو شہید کر دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "ہم مشرکین سے لڑائی کئے بغیر یہاں سے نہیں اُٹھیں گے"۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۶)

ب...... ایک روایت میں ہے: حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ مبارک پر مارا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت لی اور مسلمانوں نے کہا کی حضرت عثمان بڑے خوش نصیب ہیں۔ (فروع کافی، کتاب الروضہ ج ۳ ص ۱۵۱)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا "بے شک لوگ میرے پیچھے ہیں جو مجھے آپ کے اور اپنے درمیان سفیر بنا کر لائے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں آپ کو کیا کہوں؟ میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا جسے آپ نہ جانتے ہوں اور آپ کو کوئی ایسا امر نہیں پہنچا سکتا جسے آپ نہ پہچانتے ہوں ہم نے کسی چیز میں آپ سے سبقت نہیں لی، جس سے آپ کو خبردار کریں جو کچھ ہم نے دیکھا وہی کچھ آپ نے دیکھا، جو کچھ ہم نے سُنا وہی کچھ آپ نے سُنا، جیسی ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ویسی آپ نے اختیار کی، ابن خطاب اور ابن ابوقحافہ عمل حق میں آپ سے افضل نہیں ہیں، آپ رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے زیادہ ہیں اور آپ پیغمبر کی دامادی کے شرف سے مشرف ہیں، یہ وہ مرتبہ ہے جس پر وہ دونوں نہ پہنچ سکے"۔ (نہج البلاغہ حصّہ اوّل خطبہ ۱۶۳)

ب...... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

لما قتل جعلني سادس ستة فدخلت حيث ادخلني و كرهت ان افرق جماعة المسلمين و اشق عصاهم فبايعتم عثمان فبايعته۔

(امالی لابی جعفر الطوسی ج ۲ ص ۱۲۱ جزء ثامن عشر)

جب (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے مجلس شوریٰ کے چھ آدمیوں میں چھٹا مجھے مقرر کیا، تو میں ان کے شامل کرنے پر ان میں شریک ہو گیا اور میں نے مسلمانوں کی جماعت میں تفریق کو مکروہ جانا اور اتفاق کی لاٹھی کو توڑنا برا سمجھا، پس تم نے (حضرت) عثمان کی بیعت کی تو میں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔

ب......پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے اور ان کی بیعت کی۔(شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۶۱۷ لابن ابی حدید)

ب......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ

اس کا ترجمہ شیعہ حضرات کے بشارت حسین مرزا کامل پوری نے یوں کیا ہے

بے شک خدا ان مومنین سے راضی و خوش ہوا جنہوں نے اے رسول! درخت کے نیچے تم سے بیعت کی۔

اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ حضرات کے مستند مفسرین نے لکھا ہے کہ سرکار نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے جب بیعت لی تو سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیعت کی۔ ملاحظہ ہو! کتب علی علیہ السلام الی معاویۃ انا اول من بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تحت الشجرۃ۔(تفسیر الصافی ج ۲ ص ۵۸۲ مطبوعہ ایران)

حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے معاویہ کو خط لکھا کہ درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرنے والوں میں سے میں پہلا شخص ہوں۔

ب۔۔۔ یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو!

حبس عثمان فی عسکر المشرکین وبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضرب باحدیٰ یدیہ علی الاخریٰ بعثمان وقال المسلمون طوبی لعثمان قد طاف بالبیت وسعی من الصفا والمروۃ واحل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطفت بالبیت فقال ما کنت لاطوف بالبیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یطف بہ۔

(کتاب الروضہ ج ۸ ص ۳۲۵، ج ۸ ص ۳۲۶ مطبوعہ ایران)

(حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کو مشرکین کے لشکر نے قیدی بنا لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ مبارک پر مارا، اور (حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کے لیے بیعت لی، اور مسلمانوں نے عرض کیا، عثمان (رضی اللہ عنہ) بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے بیت اللہ کا طواف، صفا ومروہ کی سعی کی سعادت حاصل کی اور احلال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ عثمان نے ایسا نہیں کیا ہوگا۔ جب عثمان حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا تو انہوں نے عرض کیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے طواف نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتا ہوں۔

ب۔۔۔۔۔یہی مضمون شیعوں کی کتاب حملۂ حیدری ص ۱۱۹ پر بھی موجود ہے۔

ب۔۔۔۔۔شہادت عثمان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے گھر غمزدہ داخل ہوئے اور اپنے

دونوں بیٹوں کو فرمایا کہ تم دونوں دروازے پر تھے، ایسے میں امیر المؤمنین کیسے شہید ہو گئے اس کے بعد امام حسن کے منہ پر طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کے سینہ پر مکہ رسید کیا۔ (مروج الذہب ج ۳ ص ۳۴۵)

ب...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عثمان پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے آپ اپنے خادموں اور غلاموں پر مہربان تھے نیکی کرنے والوں میں افضل، شب خیر وشب زندہ دار تھے، دوزخ کے ذکر پر نہایت گریہ کرنے والے، عزت و وقار کے امور میں اُٹھ کھڑے ہونے والے اور نبی کریم ﷺ کے داماد تھے، جو شخص عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان لعن وطعن دراز کرے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت تک لعنت کرے، سب لعنت کرنے والوں کی لعنت کے برابر"۔

(تاریخ مسعودی ج ۳ ص ۵۱، ناسخ التواریخ ج ۵ ص ۱۴۴)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بنی عباس کا اختلاف بھی یقینی ہے اور ندا بھی یقینی ہے، محمد بن علی حلبی نے پوچھا کہ ندا کیسی ہے؟ فرمایا "ایک آواز دینے والا دن کے آغاز پر آسمان سے ندا کرتا ہے کہ جان لو بے شک علی اور ان کے پیروکار ہی کامیاب ہیں اور دن کے اختتام پر بھی ایک ندا دینے والا ندا کرتا ہے کہ خبردار عثمان اور ان کے پیروکار کامیاب ہیں"۔ (کتاب الروضہ ج ۸ ص ۳۱۰)

حضرات خلفائے ثلاثہ (ابوبکر وعمر وعثمان) رضی اللہ عنہم

یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ اس امت میں سب سے افضل حضرت صدیق اکبر، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حقیقت کو

کتب شیعہ سے بھی نمایاں ہوتا دیکھیں!

ب......حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا'' بے شک ابوبکر میرے کان، عمر میری آنکھ اور عثمان میرے دل کی جگہ ہے''۔ (معانی الاخبار ۳۸۷، جامع الاخبار ص ۱۱۰)

ب......اُمت میں جس نے مجھے لڑکی دی یا جس کو میں نے لڑکی دی وہ دوزخ میں ہرگز نہ نہیں جائے گا، کیونکہ میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا تو اللہ نے مجھ سے اس کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (لوامع التنزیل ج ۲ ص ۴۷۶)

ب......حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کو فرمایا'' میرے بعد ابوبکر اور اس کے بعد تیرا باپ عمر اس امت کے مالک اور بادشاہ ہوں گے اور ان کی اتباع میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے''۔ (تفسیر منہج الصادقین ج ۹ ص ۳۳۰)

ب......اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے مسلمانوں میں سے ایک معاون اور مددگار جماعت منتخب فرمائی تھی اور ان معاونین کے آپ کے نزدیک ایسے ہی درجات تھے جیسے اسلام میں ان کی افضلیت تھی، ان سب میں اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ خیر خواہ خلیفہ اوّل ابوبکر تھے۔ پھر ان کے خلیفہ عمر فاروق اعظم مجھے اپنی عمر کی قسم! ان دونوں حضرات کا اسلام میں بہت اونچا مقام ہے، اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے اور انہیں اچھی جزا سے نوازے اور تم نے حضرت عثمان کا ذکر کیا کہ وہ فضیلت میں تیسرے درجے پر تھے۔ عثمان نیکوکار تھے تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کی بہت جلد جزا عطا فرمائے گا۔

(واقعہ صفین ص ۶۳)

ب......صحابہ میں سب سے افضل اللہ اور مسلمانوں کے نزدیک سب سے رفیع المنزلت خلیفہ اوّل (ابوبکر) تھے جنہوں نے سب کو ایک آواز پر جمع کیا اور انتشار کو مٹایا اور اہل

ردہ (دین سے پھر جانے والوں) سے جنگ وقتال کیا، ان کے بعد خلیفہ ثانی (عمر) کا درجہ ہے، جنہوں نے فتوحات حاصل کیں، شہروں کو آباد کیا اور مشرکین کی گردنوں کو ذلیل کیا پھر خلیفہ ثالث (عثمان) کا درجہ ہے، جو مظلوم و ستم رسیدہ تھے اور ملت کو فروغ دیا اور کلمہ حق پھیلایا۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۸۸ لابن ابی حدید، حاشیہ نہج البلاغہ ۶۹۷)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے، جن لوگوں نے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اور مقصد بیعت بھی وہی تھا جو ان کا تھا۔ لہٰذا موجودہ حضرات میں کسی کو علیحدگی کا اختیار نہیں اور نہ غائب لوگوں کو اس کی تردید کی اجازت ہے، مشورہ مہاجرین اور انصار کو ہی شایان شان ہے تو اگر یہ سب کسی شخص کے خلیفہ بنانے پر متفق ہو جائیں تو یہ سب اللہ کی رضا ہوگی اور اگر ان کے حکم سے کسی نے بوجہ طعن یا بدعت کے خروج کیا تو اسے واپس لوٹا دو اگر واپسی سے انکار کرے تو اس سے قتال کرو، کیونکہ اس صورت میں وہ مسلمانوں کے اجتماعی فیصلوں کو ٹھکرانے والا ہے اور اللہ نے اسے متوجہ کر دیا جدھر وہ خود جانا چاہتا ہے۔

(نہج البلاغہ حصہ دوم، مکتوب ۶، الاخبار الطوال ۱۴۰)

ب...... بیشک حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے حدود کے فیصلے حضرت علی کے سپرد کر رکھے تھے۔ (جعفریات ص ۱۳۳)

ب...... امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وفد آیا تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہے تو حضرت امام زین العابدین نے فرمایا: میرے سامنے سے دور ہو جاؤ اور اللہ تمہاری بد

کلامی کی تمہیں سزا دے۔ (کشف الغمہ ج ۲ ص ۷۸، جلاء العیون ج ۱ ص ۳۹۳)

ث... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت"۔

(مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۳۷۶، مناقب آل ابی طالب ج ۳ ص ۶۳)

اس جملے میں بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حضرات خلفائے راشدین ثلاثہ کی خلافت، صداقت اور حقانیت کو واضح فرما دیا ہے۔ والحمد للہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت کے دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے اقوال وافعال اور فیصلہ جات کو بھی ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:

"علی دا پہلا نمبر" کہنے والے کا حکم

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں اور ان کا خلافت میں پہلا نمبر ہے۔ ان کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ب...... اگر میرے پاس کوئی آدمی آئے اور مجھے ابوبکر و عمر سے افضل سمجھے تو میں اسے ضرور مفتری (بہتان تراش) کی سزا (۸۰ کوڑے) ماروں گا۔ (رجال الکشی ج ۲ ص ۶۹۵)

ب...... آپ نے مزید فرمایا:

عنقریب میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہوں گے، ایک محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا کہ اسے غلو (حد سے بڑھنا) حق کے خلاف لے جائے گا۔ دوسرا گروہ میرے بارے میں بغض و عناد میں حد سے بڑھنے والا کہ اس کا بغض اسے حق کے خلاف لے جائے گا اور میرے بارے میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو اعتدال پر ہوں تو

تم بھی میانہ راہ کو لازم پکڑو اور سواد اعظم سے جدا نہ ہونا، پس جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے جیسے گلے (ریوڑ) سے جدا ہونے والی بکری بھیڑیے کا لقمہ بنتی ہے۔ (نہج البلاغہ ج ا ص ۳۶۵، خطبہ نمبر ۱۲۵)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو"۔ (مجمع الفضائل ترجمہ مناقب شہر آشوب ج ۲ ص ۳۷۶، عربی ج ۳ ص ۶۳، مناقب آل ابی طالب ج ۳ ص ۶۳)

ب......حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا "لیس لک من الامر شئی" کی کیا تاویل ہے؟ فرمایا: "حضور ﷺ حضرت علی کے لیے خلیفہ بلافصل کے خواہش مند تھے لیکن اللہ نے اس خواہش کا انکار فرمادیا"۔ (تفسیر فرات الکوفی ص ۱۹۲)

ب......ایک روایت میں لکھا ہے:

ان علیا علیہ السلام قال فی خطبتہ خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر وعمر وفی بعض الاخبار انہ علیہ السلام خطب بذلک بعدما انھی الیہ انّ رجلا تناول ابابکر وعمر بالشتیمۃ فدعیٰ بہ وتقدم بعقوتبہ بعد ان شھدوا علیہ بذلک۔ (الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام امت سے افضل ابوبکر وعمر ہیں۔ بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی شان میں بدزبانی کی ہے۔ جس کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی نے اس گالی بکنے والے کو بلایا۔ شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب گالی دینا ثابت ہو گیا تو) اسے سزا دی۔

ب......اسی کتاب الشافی کے اسی صفحہ پر امام زین العابدین کی روایت ہے کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ابوسفیان حضرت علی کے پاس آئے اور کہا کہ ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔اور بخدا میں آپ کی حمایت میں اس علاقہ کو سواروں اور پیدل سپاہیوں سے بھر دوں گا۔اگر آپ خوف کے باعث اعلان خلافت نہیں کر رہے ہیں۔یہ سن کر حضرت علی نے چہرہ پھیر لیا،اور فرمایا:

ویحک یا اباسفیان ھٰذہٖ من دواھیک قد اجتمع الناس علی ابی بکر مازلت تبتغی الاسلام عوجا فی الجاھلیۃ والاسلام واللہ ماضر الاسلام ذلک شیئا مازلت صاحب الفتنۃ۔(الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

ابوسفیان ! تیرے لیے سخت افسوس ہے ،یہ سب تیری چالوں اور مصیبتوں سے ہیں،حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا اجماعی متفقہ فیصلہ ہو چکا،تو کفر اور اسلام میں ہمیشہ فتنہ اور کج روی کا متلاشی رہا ہے۔بخدا اس سے اسلام کو کوئی گزند نہیں پہونچے گا۔اور تو ہمیشہ فتنہ گر ہی رہے گا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بلاوجہ دشمنی رکھنے والوں کو اپنی کتابوں کی ان روایتوں پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ:

ب......حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''یارسول اللہ ! تمام مخلوقات میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا'' عائشہ''۔پھر پوچھا حضور میرا سوال مردوں کے متعلق ہے۔آپ نے فرمایا'' ابو بکر صدیق،ان کے بعد عمر''

(تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۳۸۰)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے عائشہ! اللہ نے تیرے شیطان کو ذلیل کر دیا‘‘۔ تو وہ عرض کرنے لگیں حضور! آپ کے شیطان کو بھی اللہ نے ذلیل کر دیا۔ فرمایا ’’اے عائشہ! ایسے نہ کہو، میں نے اللہ سے اس کے خلاف مدد چاہی اللہ نے میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ ابیصر اس کا نام ہے اور وہ جنتی ہو گا۔

(قرب الاسناد ج ۲ ص ۱۷۶)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’مرد نماز پڑھنے والے کے بالمقابل اگر عورت نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اس طرح نماز ادا فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور وہ حالت حیض میں ہوتیں‘‘۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ا ص ۱۵۹)

ب...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

’’فاطمہ! کھانا لے آؤ...... حضرت فاطمہ پتھر کی ایک ہنڈیا اور کھانا لئے حاضر ہو گئیں، کھانے کو ڈھانپ دیا گیا اور آپ نے دعا مانگی، اے اللہ! کھانے میں ہمیں برکت عطا فرما، پھر فرمایا بیٹی! عائشہ کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا توڑو میں نے توڑا پھر تمام ازواج کے لیے اور اپنے خاوند اور اپنے لئے ٹکڑے توڑے‘‘۔ (قرب الاسناد ص ۱۸۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد رضی اللہ عنہم

کہا جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی، جبکہ اہل بیت کرام کا مؤقف یہ ہے کہ آپ کی حقیقی بیٹیاں چار ہیں۔ سطور ذیل میں چند شیعی روایات ملاحظہ ہوں!

ب......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کی یہ اولاد پیدا ہوئی! قاسم، طاہر انہی کا نام عبداللہ ہے، ام کلثوم ، رقیہ، زینب اور فاطمہ، علی بن ابوطالب نے فاطمہ سے شادی کی۔ ابوالعاص بن ربیع جو کہ بنوامیہ کے ایک آدمی ہیں نے زینب سے نکاح کیا۔ ام کلثوم سے عثمان بن عفان نے تعلق زوجیت قائم کیا، لیکن وہ خانہ آبادی سے پہلے ہی وفات پاگئیں جب مسلمان جنگ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے رقیہ کی شادی عثمان سے کردی اور رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم، ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے۔

(مرآۃ العقول فی تشریح اخبار آل رسول ج ۵ ص ۱۸۰، کتاب الحجہ، ابواب التاریخ ، باب مولد النبی لملا باقر مجلسی، طبع دار الکتب الاسلامیہ تہران)

ب......ملا باقر مجلسی نے یہی روایات حیاۃ القلوب ج ۲ ص ۵۸۸، کتاب دوم، باب (۵۱) پنجاہ ویکم در بیان اولاد امجاد آنحضرت است، طبع قدیم کتاب فروشی اسلام، تہران پر بھی نقل کی ہیں۔

ب......مزید لکھتے ہیں: ”اسی (امام جعفر صادق کی) روایت کی طرح حمیدی نے قرب الاسناد میں ہارون بن مسلم سے بروایت سعدہ بن صدقہ، حضرت امام جعفر صادق سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی امام باقر علیہما السلام سے روایت کیا ہے“۔

(مرآۃ العقول ج ۵ ص ۱۸۰)

ب......عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ ﷺ ابا بنات۔

(فروع کافی ج ۲ ص ۲۵۶، کتاب الفقیہ، نولکشور)

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ ﷺ (ایک سے زائد) بیٹوں کے باپ تھے۔

معلوم ہوا امام باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کا یہی مؤقف ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں۔ لہٰذا حُبّ اہل بیت کے نعرے کے ساتھ ساتھ اہل بیت کے مؤقف اور فتوے کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔

ب...... حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے لیکن حضور ﷺ نے انہیں بدر کے اجر وثواب میں شریک فرمالیا تھا۔

(التنبہ والا شراف ۲۰۵، اعلام الوریٰ ۱۴۸)

ب...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرابت کے اعتبار سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ قریب ہیں پھر انہوں نے داماد رسول ہونے کے حوالے سے وہ مرتبہ حاصل کیا جو ابوبکر وعمر کو نہ مل سکا۔ حضرت رقیہ وام کلثوم سے شادی کی جو مشہور روایت کے مطابق حضور کی صاحبزادیاں ہیں پہلے حضرت رقیہ سے شادی فرمائی، ان کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم سے ان کا نکاح ہوا۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۶، فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۵۱۹)

ب...... حضرت ام کلثوم کا نام شریف آمنہ تھا، حضرت رقیہ کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا، لہذا حضرت عثمان کو ذوالنورین یعنی دونوروں والا کہتے ہیں۔

(منتخب التواریخ ۲۹، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لابن ابی حدید)

ب...... حضرت امام باقر وجعفر صادق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''نبی پاک کی اولاد طاہر وقاسم اور فاطمہ اور ام کلثوم اور رقیہ اور زینب سبھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی''۔ (منتہی الآمال ج ۱ ص ۱۲۵ فصل ہشتم ،باب اوّل ، مروج الذہب ج ۲ ص ۲۹۱ ،قرب الاسناد ص ۸ ،خصال لابن بابویہ ج ۲ ص ۳۷)

ب...... حضور ﷺ نے فرمایا:

بے شک خدیجہ نے میری پشت سے دو بیٹے جنے ، طاہر جس کا نام عبداللہ ہے اور مطہر ہے اور میری پشت سے قاسم جنا اور فاطمہ اور رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کو۔

(خصال ج ۲ ص ۷۲ لابن بابویہ)

فائدہ: حضور ﷺ کی اولاد امجاد کے بارے میں مزید حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(اصول کافی ج ۲ ص ۴۳۵ ،فروع کافی ج ۲ ص ۱۵۶ ،ج ۲ ص ۶ ،تہذیب الاحکام ج ۸ ص ۱۶۱ ،الاستبصار ج ۱ ص ۲۴۵ ،تلخیص الشافی ج ۴ ص ۵۴ ،بحار الانوار ج ۲۲ ص ۱۶۶ ،حیات القلوب ج ۲ ص ۱۰۷ باب (۵۱) پنجاہ ویکم ،مرأۃ العقول ج ۵ ص ۱۸۰ ،ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۱۶۴ ،انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۳۶۶ ،تحفۃ العوام ج ۱۷ ص ۱۱۳ ،منتخب التواریخ ج ۱ ص ۲۴ ،مروج الذہب ج ۲ ص ۲۹۱ ،نہج البلاغۃ ص ۲۲۰ خطبہ نمبر ۱۶۴ ،شرح نہج البلاغۃ ج ۳ ص ۴۶۰ لا ابن ابی حدید)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہایت ہی نامناسب انداز اختیار کیا جاتا ہے جبکہ درج ذیل شیعی روایات پر غور وفکر کرنے سے آپ کی شان وفضیلت روز روشن کی طرح واضح دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً:

ب...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے حق میں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تیرے شیعہ ہیں مگر انہوں نے مجھے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، میرا اثاثہ لوٹ لیا اور میرا مال چھین لیا۔ خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عہد کرلوں جس سے میرا خون بچ جائے اور میرے گھر والے لوگ امن حاصل کرلیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ شیعہ مجھے مار ڈالیں اور میرا گھرانہ برباد ہوجائے، خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کروں تو یہی شیعہ میری گردن دبوچ کر مجھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیں“۔

(ناسخ التواریخ ج۱ ص ۲۱۳، احتجاج طبرسی ج۲ ص ۱۰)

ب...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تحقیق ہم بیعت کرچکے اور باہمی عہد کرچکے۔ لہٰذا ہمارے اس بیعت توڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (الاخبار الطوال ص ۲۲۰)

ب...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہ عہد توڑوں جو میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے آپ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے کیا تھا“۔

(مقتل ابی مخنف ص ۶)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے...... ہم خدا پر ایمان لانے، اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں، نہ وہ ہم پر فضل و زیادتی کے

طلبگار رہیں، ہماری حالتیں بالکل یکساں ہیں"۔ (نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۳۶۳)

ب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہ تو ہم ان (معاویہ) سے اس لئے لڑے کہ وہ ہمیں کافر کہتے تھے اور نہ ہم ان سے اس لئے لڑے کہ ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں بلکہ (ایک بات تھی جس میں) ہم سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں۔ (قرب الاسناد ص ۴۵)

ب...... آپ نے اپنے تمام حکام کو ایک "وضاحت نامہ" لکھ کر بھیجا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے، نہ تو ہم اللہ پر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے کسی بڑائی کے دعویدار ہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں وہ ہم پر کچھ بڑائی جتاتے ہیں۔ ہمارا معاملہ بالکل ایک جیسا ہے اور اصل اختلاف تو صرف "خون عثمان" کے متعلق پیدا ہوا ہے (اور ہمارا موقف ہے کہ) ہم اس سے بری ہیں۔ (نہج البلاغہ ص ۲۲۸، مترجم)

ب...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہ صرف یہ کہ خود بیعت کی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی حکم فرمایا کہ اے حسین! اٹھو اور ان کی بیعت کرو، بے شک وہ میرا امام اور میرا امیر ہے تو حضرت امام حسین اور جناب قیس نے بھی بیعت کرلی"۔ (رجال کشی ج ۲ ص ۳۲۵، جلاء العیون ص ۲۶۰)

ب...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اچانک حسن آپ کے پاس منبر پر چڑھ گئے تو آپ نے انہیں سینے سے لگالیا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا"۔ (کشف الغمہ ص ۵۴۶، مطبوعہ تبریز)

یہاں یہ بھی جان لیں کہ یہ دونوں گروہ کون سے تھے؟ جن کے درمیان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرائی اور جنہیں مسلمان کہا گیا ہے؟ ایک گروہ حضرت علی کا اور دوسرا حضرت امیر معاویہ کا تھا۔ حضرت امام حسن نے حضرت امیر معاویہ کی بیعت کر کے دونوں میں صلح کرادی۔

ب......مزید کئی روایات میں ذکر ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی ملاحظہ ہو! مروج الذہب ج ۳ ص ۷ بیروت، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۹ نجف اشرف جدید، مقتل ابی مخنف ص ۲۶، ۳ مکتبہ حیدریہ، نجف اشرف، کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۷۱، تبریز، الاخبار الطّوال ص ۲۲۰ تذکرہ زیاد بیروت۔

ب......حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شریک کسی کو بھی مشرک اور منافق نہ سمجھتے تھے''۔ (قرب الاسناد ج ۱ ص ۴۵)

لیکن آج کے ''شیعان علی'' کہلانے والے حضرات مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے مؤقف کے برخلاف جنگ جمل میں شریک ہونے والوں پر فتویٰ لگا کر ''بغض علی'' کا ثبوت کیوں دیتے ہیں؟

باغ فدک

شیعہ حضرات کی طرف سے اس مسئلہ کو خوب اچھالا جاتا ہے اور جان بوجھ کر غلط رنگ دیتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مطعون کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سیدہ فاطمہ کو ان کا حق نہ دیا، جس کی وجہ سے وہ ناراض ہوگئیں اور انہیں صدمہ ہوا لیکن حقیقت کیا

ہے؟ وہ سطور ذیل ہیں ملاحظہ ہو!

ب......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا ''علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درہم و دینار کی وارثت نہیں چھوڑتے بلکہ وہ اپنی احادیث اور علم و حکمت کی باتیں چھوڑتے ہیں، پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا اس نے کافی نصیب پالیا، پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو یہ علم ہم اہل بیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کے لیے چھوڑا ہے اس کے وارث اہل بیت رسول ہیں جو عادل ہیں اور جو غالین کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو رڈ کرتے ہیں۔

(کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۱ ص ۵۳، اصول کافی مع شرح صافی ج ۱ ص ۸۳)

ب......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عالم کی فضیلت بے علم عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر، کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور بے شک انبیاء اپنی وراثت درہم و دینار نہیں بلکہ علم چھوڑتے ہیں۔ سو جو شخص اس علم میں سے حصہ لیتا ہے وہ بہت بڑی چیز لیتا ہے۔ (اصول کافی مع شرح صافی ج ۱ ص ۸۷)

ب......حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ''فدک'' سے اپنی خوراک لے لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ تقسیم فرما دیا کرتے تھے اور فی سبیل اللہ سواریاں بھی لے کر دیا کرتے تھے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں ''فدک'' کی آمدنی اسی طرح صرف کروں گا جس طرح حضور ﷺ کیا کرتے تھے تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس پر راضی ہو گئیں۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۰ لا بن ابی حدید، شرح نہج البلاغہ ج ۵ ص ۱۰۷ لا بن میثم)

ثابت ہوا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر راضی تھیں ،لیکن ان کی محبت کا دم بھرنے والے نجانے آج بھی حضرت ابو بکر صدیق سے کیوں ناراض ہیں؟...... معلوم ہوتا ہے ان کا سیدہ فاطمہ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔اور یہ معاملہ ''مدعی سست گواہ چست'' والا ہے

ب...... ابو عقیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میری جان آپ پر قربان، کیا ابو بکر اور عمر نے تمہارے حقوق کے بارے میں کچھ ظلم کیا یا تمہارے حق دبائے؟ فرمایا نہیں، اس اللہ کی قسم! جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تا کہ تمام جہانوں کے لیے وہ نذیر بن جائے، ہمارے حقوق میں سے ایک رائی کے دانہ برابر بھی انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، میں نے عرض کیا آپ پر قربان جاؤں، کیا میں ان سے محبت رکھوں؟ فرمایا، ہاں! تو برباد ہوجائے انہیں دونوں جہانوں میں دوست رکھ اور اگر اس وجہ سے تجھے کوئی نقصان ہو تو میرے ذمے ہے۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۲ لا بن ابی حدید)

ب...... محمد بن اسحاق نے امام ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق کے والی ہوئے تو اس وقت لوگوں کے تمام امور ان کے زیر تصرف تھے اس وقت انہوں نے ذوی القربا کے حصہ کا کیا بنایا؟ فرمایا ''ان کے بارے میں حضرت علی نے وہی طریقہ اپنایا جو ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کا تھا۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۶ لا بن ابی حدید)

ب...... جب معاملہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آیا تو آپ سے فدک کے لٹائے جانے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا "اللہ کی قسم! مجھے اس چیز کے لوٹانے سے شرم آتی ہے جس کو ابو بکر نے نہیں لوٹایا اور عمر نے بھی ان کی پیروی کی۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۹۴ لابن ابی حدید)

سوچیئے! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار غلط تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کیوں اپنایا اور اگر انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق نہیں دیا تھا تو حضرت علی نے وہ حق اپنے بیٹوں کو کیوں نہ دیا؟۔

حضرت ابوبکر پر تنقید کرنے والے یہاں کیوں خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں؟ یا وہ مان لیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ کار برحق تھا۔

ب...... حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اگر باغ فدک کا یہی معاملہ

میرے سپرد کردیا جائے اور مجھے فیصلہ کرنے کو کہا جائے تو میں وہی فیصلہ کروں گا جو حضرت ابوبکر صدیق نے کیا تھا"۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۲ لابن ابی حدید)

ملاحظہ فرمائیں! حب اہل بیت کا نام لے کر مخالفین نے مسئلہ باغ فدک کے متعلق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلاف طوفان بدتمیزی بپا کر رکھا ہے جبکہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طریقہ کار کو سلام محبت پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکار کرنے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

متعہ

شیعہ حضرات متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں بلکہ اس کی بڑی فضیلتیں بیان کرتے ہیں جبکہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اسے حرام اور ناپسند کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

٭......امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے متعہ کے متعلق فرمایا:

اس (متعہ) کو چھوڑ دو، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ایک شخص عورت کی شرمگاہ کو دیکھے پھر اس کا تذکرہ اپنے بھائیوں اور احباب سے کرے۔

(فروع کافی ج

۵ ص ۴۵۳)

٭......زید بن علی اپنے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ حرام کر دیا ہے"۔ (الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۶، تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۵۱)

لوہے کے کڑے وغیرہ پہننا

شیعہ حضرات لوہے کے کڑے بڑے شوق سے پہنتے ہیں اور اسے اہلبیت کرام رضی اللہ عنہم کی محبت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ

٭......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لوہے کی کوئی چیز پہن کر نماز جائز نہیں ہوتی کیونکہ وہ نجس اور بری چیز سے مسخ کی ہوئی ہے"۔ (فروع کافی ج ۳ ص ۴۰۰، تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۲۷، اکتاب لعلل الشرائع ص ۳۴۸)

٭......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوہے کی انگوٹھی پہن کر کوئی نماز نہ پڑھے، جس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی اللہ

اس کے ہاتھ کو پاک نہیں کرے گا"۔

(فروع کافی ج ۳ ص ۴۰۴ تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۲۷، من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۶۴)

تعزیہ نکالنا

آج کل اہلبیت رضی اللہ عنہم کی محبت اور نشانی تعزیہ نکالنے کا بھی بنالیا گیا ہے، حالانکہ

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو شخص قبر پھر سے بنائے یا اس کی تشبیہ و شکل (تعزیہ) بنائے وہ اسلام سے خارج ہے"۔(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۲۰)

ب......ایک روایت میں ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کی اطاعت کرنے والے......اسے تعزیہ میں بھیجنے والے کو سر کے بل جہنم میں ڈالتے ہیں۔(حلیۃ المتقین ص ۴۶)

سیاہ لباس

شہداء کربلا (رضی اللہ عنہم) کا سوگ مناتے ہوئے سیاہ لباس بھی پہنا جاتا ہے جبکہ شیعہ حضرات کی کتابوں میں اس کے متعلق بڑی وعید آئی ہے۔ ملاحظہ ہو!

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو، حضور کے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

(عیون الاخبار ج ۲ ص ۲۲)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے کہ سیاہ لباس نہ

پہنا کرو، کیونکہ سیاہ لباس فرعون کا لباس ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سیاہ لباس جہنمیوں کا لباس ہے"۔

(فروع کافی ج ۲ ص ۴۴۹، من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳)

ب...... پھر فرمایا:

"بے شک سیاہ کپڑا دوزخیوں کا لباس ہے"۔

(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۲، تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۱۳، حلیۃ المتقین ص ۸)

ب...... حضور ﷺ سیاہ لباس ناپسند فرماتے۔ (من کا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳، تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۱۳، حلیۃ المتقین ص ۹)

ب...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سیاہ لباس دوزخ والوں کا لباس ہے"۔

(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳، کتاب العلل الشرائع ص ۳۴۷)

سیاہ جھنڈا

اہل تشیع سیاہ جھنڈے بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے مکانوں، دکانوں اور دیگر مقامات پر نصب کرتے ہیں اور اس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے۔ جبکہ ان کے نزدیک اس کی حقیقت کیا ہے ملاحظہ ہو!

ب...... حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا، پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ ہوگا اور

بہت کالا ہوگا اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دیں گے پھر میں کہوں گا کہ میں تم میں دو بزرگ چیزیں چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا، وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عترت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور برباد کیا، میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ رو حوض کوثر سے پیاسے چلے جائیں گے"۔

(جلاء العیون ص ۳۲۱)

تبرا کی حرمت

"حب علی" کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی زبانوں کو تبرا سے ناپاک کیا جاتا ہے اور خلفائے ثلاثہ کی حرمت کو پامال، لیکن کیا حب علی رضی اللہ عنہ کے ان دعویداروں کو خبر نہیں کہ

ب......حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جان کے دشمن کو بھی کبھی گالی نہیں دی اور اپنی ذاتی رنجش کی بنیاد پر کسی پر ہاتھ نہ اٹھایا، بلکہ اپنے ماننے والوں کو اس بات سے منع فرمایا: انہی کا ارشاد ہے "میں تمہارے لیے اس بات کو برا خیال کرتا ہوں کہ تم گالی دینے والے بنو۔ (نہج البلاغہ ص ۴۴۶)

ب......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

میں تمہیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے آپ کے بعد کوئی کام خلاف اسلام نہیں کیا اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو دوست بنایا اور پناہ دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے متعلق یہی وصیت فرمائی ہے۔ (الامالی لابی جعفر الطوسی ج ۲ ص ۱۳۶، بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۰۶)

ماتم

اہل تشیع بڑی دھوم دھام سے ماتم کرتے اور اس کا حکم دیتے ہیں اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو برا سمجھتے ہیں جبکہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اس ماتم کے مخالف ہیں اور اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

ب......شیعوں کی تفسیر ''قمی'' میں ہے کہ ام حکیم بنت حارث بن عبدا ✵ نے حضور ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ! معروف کے بارے میں ہمیں کیا حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا:

رب تعالیٰ کے فرمان ''معروف'' کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے منہ نہ نوچو، رخساروں پر طمانچے نہ مارو، بال نہ بکھیرو، کرتے چاک نہ کرو، کپڑوں کو سیاہ نہ بناؤ، ہائے ہائے اور بربادی بربادی نہ چیخو، قبر کے پاس نہ کھڑی ہو۔ تو ان شرطوں کے ساتھ حضور نے عورتوں کی بیعت لی۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۶۴، اصول کافی ج ۵ ص ۵۲۷، تفسیر صافی ص ۵۳۱، حیات القلوب ج ۲ ص ۶۰ ۴، مرأۃ العقول ج ۱ ص ۵۱۴)

ب......تفسیر مجمع البیان میں ہے''ولا یعصینک فی معروف'' سے مراد یہ ہے کہ نوحہ سے باز رہیں، کپڑے پھاڑنے، بال اور منہ نوچنے اور مرنے والوں پر واویلا کرنے سے پرہیز کریں۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۹ ص ۲۷۶)

ب......فروع کافی میں بھی ام حکیم بنت حارث کی روایت کچھ زیادتی کے ساتھ تحریر ہے۔ ملاحظہ ہو! فروع الکافی للکلینی ج ۲ ص ۲۲۸، اسے صاحب مرأۃ العقول نے موثق اور حسن لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! مرأۃ العقول ج ۱ ص ۵۱۴

ب......رسول اکرم ﷺ کے مواجہہ شریفہ میں حاضری کا ادب شیعی کتاب میں اس طرح لکھا ہے''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ فوج درفوج اس گھر میں آنا، مجھ پر صلاۃ بھیجنا

اور سلام کرنا، (لیکن) رو کر فریاد کرنا، اور واویلا کر کے مجھے اذیت نہ دینا۔

(جلاء العیون ص ۶۹)

ب......ایک روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: مصیبت کے وقت باآواز رونے، نوحہ کرنے، اور جنازہ کے پیچھے عورتوں کے جانے سے۔ (حلیۃ المتقین ص ۱۸۸)

ب......حلیۃ المتقین میں دوسری جگہ لکھا ہے حضور نے فرمایا عورت کی اطاعت کرنے والا......اسے تعزیہ میں بھیجنے والے کو سر کے بل جہنم میں ڈالتے ہیں۔ (حلیۃ المتقین ص ۴۶)

ب......طائفہ امامیہ کے شیخ صدوق نے نقل کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے مصائب پر باآواز بلند رونے، نوحہ کرنے اور سننے سے منع فرمایا۔ (کتاب الامالی ص ۲۵۴، حلیۃ المتقین ص ۱۸۹، من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۳۵۶)

ب......مجمع المعارف میں ہے:

نوحہ کرنے والا روز قیامت، کتوں کی طرح نوحہ کناں ہوگا۔

(مجمع المعارف ص ۱۶۲)

ب......حیات القلوب میں ہے:

سب سے پہلا نوحہ گانے والا شیطان تھا، (جب اسے جنت سے نکالا گیا)۔

(حیات القلوب ج ۱ ص ۷۳)

ب......اولاد آدم میں قابیل پہلا شخص ہے جس نے واویلا کیا، اور ملعون ہوا۔

(نفس الرحمٰن ص ۱۲۴، محمد تقی النوری، الطبرسی)

ب......نہج البلاغہ میں ہے:

صبر مصیبت کے اندازے سے اترتا ہے، جس نے مصیبت کے وقت اپنی رانوں پر ہاتھ مارا، اس کے اعمال برباد ہوئے۔ (نہج البلاغہ ص ۱۵۸، مترجم ص ۸۹۷)

ب......ایک روایت میں ہے:

رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اذاانامت فلا تخشی علیّ وجھا ولا ترخی علیّ شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی علیّ نائحۃ۔ (فروع کافی ج ۲ ص ۲۲۸، جلاء العیون ص ۶۵)

جب میں فوت ہوجاؤں تو منہ نہ چھیلنا، بال نہ نوچنا، واویلا نہ مچانا، اور نوحہ گر عورتوں کو نہ بلانا۔

ب......ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ:

حضور سرور ﷺ عالم کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے روئے مبارک سے کپڑا اٹھایا۔ اور عرض گزار ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ زندگی بھر اور بعد وفات بھی طیب ہیں، آپ کی وفات سے وہ شئی بند ہوگئی جو کسی پیغمبر کے انتقال سے بند نہ ہوتی تھی۔ یعنی نبوت اور وحی، آپ کی مصیبت اتنی عظیم ہے جس نے ہمیں دوسروں کی مصیبت سے مطمئن کردیا۔ آپ کی وفات کی مصیبت ایک عام مصیبت ہے کہ سب لوگ یکساں دلگیر ہیں۔

واگر نہ آں بود کہ امر کردی بصبر کردن ونہی نمودی از جزع نمودن ہر آئینہ آبہائے سر خودرا در مصیبت تو فرو می ریختم وہر آئینہ در د مصیبت ترا ہرگز دوا نمی کردم

(حیات القلوب ج ۲ ص ۳۶۳)

اور اگر آپ صبر کا حکم اور جزع سے منع نہ فرماتے تو اس مصیبت پر ہم تمام سر کا پانی بہادیتے اور آپ کی اس مصیبت کے درد کی کوئی دوا نہ کرتے۔

ب......امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لیس لاحد کم ان یحدا کثر من ثلثة ایام الا المرأة علیٰ زوجها حتی تقضی عدتها۔ (من لایحضره الفقیه ص ۳۶)

کسی کو جائز نہیں تین روز سے زائد سوگ کرے، مگر بیوی کو اپنے خاوند کی موت پر (چار ماہ اور دس دن کی) عدت تک اجازت ہے۔

نوٹ......اس مفہوم کی روایات تہذیب اور وسائل الشیعہ میں بھی پائی جاتی ہیں ملاحظہ ہو! التہذیب ص ۲۳۸، وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۱۷۳

ب......حیات القلوب میں ہے:

حضرت رسول فرمودا ے فاطمه توکل کن برخدا صبر کن چنانچه صبر کردند پدرانِ توکه پیغمبراں بودند و مادران توکه زنهائے پیغمبراں بودند۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۲)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ! خدا پر توکل کر اور صبر کر، تیرے آباء جو کہ پیغمبر تھے صبر کرتے رہے اور تیری مائیں، جو پیغمبروں کی بیویاں تھیں صبر کرتی رہیں۔

ب......اسی کتاب میں تھوڑا آگے منقول ہے:

بداں اے فاطمه! که برائے پیغمبر گریباں نمی باید درید و رانمی باید خراشید و او اویلا نمی باید گفت۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۳، کتاب العلل والشرائع ج ۲ ص ۱۱۰)

اے فاطمہ! جان لے کہ پیغمبر کے لیے گریبان نہیں چاک کرنا چاہیے، اور چہرہ پر خراش نہیں لگانا چاہیے اور واویلا نہیں کرنا چاہیے۔

ب...... نیز اسی کتاب میں ہے:

ابن بابویہ اپنی معتبر سند سے امام باقر سے روایت کرتے ہیں، حضرت رسول خدا ﷺ نے وقت وفات سیدہ فاطمہ سے فرمایا: اے فاطمہ! جب میں وفات کر جاؤں تو میرے لیے چہرہ پر خراش نہ ڈالنا، بال نہ بکھیرنا، واویلا نہ کرنا، اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا، اور نوحہ گروں کو نہ بلانا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۴)

ب...... امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنے ہاتھ رانوں پر مارنا، اس کے اجر وثواب کو ضائع کر دیتا ہے''۔ (فروع کافی ج ۳ ص ۲۲۴)

ب...... حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''کسی کی موت پر اور کسی کے دوران جنگ شہید ہو جانے پر غم کھاتے ہوئے واویلا کے ساتھ ماتم نہ کرنا''۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۱۲)

ب...... حضور ﷺ نے فرمایا: ''ماتم کرنے والا کل قیامت کے دن کتے کی طرح آئے گا''۔ (مجمع المعارف برحاشیہ حلیۃ المتقین ص ۱۶۲)

ب...... حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک عورت کتے کی شکل کی دیکھی، فرشتے اس کی دبر میں آگ جھونک رہے تھے۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا...... اے

میرے پدر بزرگوار! اس کا دنیا میں کیا عمل و عادت تھی" آپ نے فرمایا "وہ نوحہ کرنے والی اور حسد کرنے والی تھی"۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۵۴۳، عیون اخبار الرضاج ۲ ص ۱۱، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۲۱۶)

......جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہے کہ میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جزع کیا ہے؟ آپنے فرمایا: واویلا کیساتھ زور سے چلانا، بلند آواز سے چیخنا، چہرے اور سینے پر طمانچے مارنا اور پیشانی سے بال نوچنا سخت ترین جزع ہے۔ (فروع کافی ج ۳ ص ۲۲۲)

......رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور ماتم کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ کا ماتم کر کر کے آنکھوں اور دماغ کا پانی خشک کر دیتے"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۴۰۹ لابن میثم)

......حضرت امام حسین نے میدان کربلا میں اپنی ہمیشرہ بی بی زینب کو وصیت فرمائی "اے بہن، میں تجھے قسم دیتا ہوں تو میری قسم پوری کرنا کہ جب میری وفات ہو جائے تو مجھ پر گریبان چاک نہ کرنا، نہ مجھ پر چہرہ نوچنا اور نہ مجھ پر واویلا اور ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت کے الفاظ پکارنا"۔ (الارشاد لمفید ۲۳۲، اعلام الوریٰ ص ۲۳۶، جلاء العیون ص ۳۸۷، ناسخ التواریخ ج ۶ ص ۲۵۳، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۴۴، اخبار ماتم ص ۴۰۰)

......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "خدا کی قسم! اگر یہ (ماتم) گناہ نہ ہوتا تو میں اپنے سر کے بال کھول کر چلاتی اور آپ کی بارگاہ میں فریاد کرتی"۔

(فروع کافی، کتاب الروضہ ص ۲۳۸)

ب......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہرگز تم میں سے کوئی شخص میری وفات پر رخسار پر طمانچے نہ مارے اور ہرگز مجھ پر گریبان چاک نہ کرے'' (دعائم الاسلام ص ۱۳۰)

ب......اہل کوفہ کاروان اہل بیت کی بے سروسامانی دیکھ کر زور زور سے رونے اور ماتم کرنے لگے تو سیدہ زینب نے فرمایا ''حمد وصلوٰۃ کے بعد اے بے وفا اور دغا باز کوفیو! اب تم روتے اور ماتم کرتے ہو، خدا تمہیں ہمیشہ رلائے اور تمہارا رونا اور ماتم کرنا کبھی موقوف نہ ہو، تم بہت زیادہ روؤ اور بہت تھوڑا ہنسو، تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جو کاتے ہوئے دھاگے کو مضبوط ہوجانے کے بعد جھٹکے دے کر توڑ ڈالے، تم نے اپنے ایمان کو دھوکے اور فریب کا ذریعہ بنایا ہوا ہے، تمہاری مثال اس سبزے کی سی ہے جو نجاست کی ڈھیری پر لگا ہوا ہو، تم میں سوائے خودستائی، شیخی، عیب جوئی، تہمت سرائی اور لونڈیوں کی طرح خوشامد اور چاپلوسی کے کچھ نہیں، بلاشبہ تم بہت برے کام کے مرتکب ہوئے، تم نے ہمیشہ کے لیے ذلت حاصل کی اور عیب کمایا اور جہنم کے سزاوار ہوئے۔ خدا تعالیٰ تم پر غضب نازل فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل فرمائے''۔ (جلاء العیون ج ۲ ص ۲۲۳)

ب......سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''(اے ہمارے شہیدوں کے قاتلو!) یعنی تمہیں جہنم کی بشارت ہو، تم نے ہمارے بھائی کو شہید کردیا، تم پر تمہاری مائیں روتی رہیں، تم نے وہ خون بہایا جو اللہ، قرآن اور محمد ﷺ نے تم حرام کردیا تھا''۔

(مقتل ابی مخنف ص ۸۳)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ محمد وآلہ واصحابہٖ وازواجہٖ واھل بیتہٖ وسائر امتہٖ اجمعین۔

ظ ظ ظ